

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 9 جنوری 2012ء بمطابق 14 صفر 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بج کر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يُسَبِّحُ اللَّهَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ O هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ O وَعَاخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ O ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمد ﷺ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Honourable Ateef ur Rehman Sahib, Question No. 107.

* 107 - جناب عطف الرحمن: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ اور موجودہ دور حکومت میں ممبران صوبائی اسمبلی اور وزرا صاحبان کو حیات آباد میں پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان تمام ممبران اور وزراء کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، صرف سوات کے ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے۔

(ب) موجودہ دور حکومت میں حیات آباد میں ایک کنال سائز کے کل سات رہائشی پلاٹس ممبران صوبائی اسمبلی خیر پختونخوا، جن کا تعلق ضلع سوات سے ہے، کو الاٹ کئے جا چکے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

- (1) ڈاکٹر شمشیر علی، ایم پی اے۔ (2) محمد علی خان، ایم پی اے۔ (3) محمد ایوب خان، ایم پی اے۔
- (4) ڈاکٹر حیدر علی، ایم پی اے۔ (5) وقار احمد خان، ایم پی اے۔ (6) شیر شاہ خان، ایم پی اے۔
- (7) جعفر شاہ، ایم پی اے۔

جناب سپیکر: خہ سپلیمنٹری سوال شتہ؟

جناب عطف الرحمن: زہ مطمئن یم جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ، جناب سپیکر۔ سوال میں عطف الرحمن صاحب نے پوچھا ہے کہ آپ نے صوبائی اسمبلی کے ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہے۔ ایک تو جواب میں واجد علی خان سے انہوں نے محمد علی خان بنایا ہے، خیر وہ تو کاتب کی غلطی ہو سکتی ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس بیہانے پر دیئے گئے ہیں؟ ظاہر ہے یہی کہا جا سکتا ہے کہ دہشت گردی ہے تو ٹھیک ہے، اس کی ہم تعریف کرتے ہیں لیکن دہشت گردی تو اس طرح Limited اور کسی جغرافیائی حدود کے اندر

تو نہیں آئی، اس کے ساتھ شائگہ ہے تو اس سے بڑی دہشت گردی کیا ہوگی کہ جناب فضل اللہ صاحب جو ہمارے پاس ایم پی اے ہیں، ان کے والد صاحب دہشت گردی میں شہید ہو گئے اور ان کا نام نہیں ہے۔ اس طرح رشاد خان ہیں اور دیر پائیں اور دیر بالا کے تمام ایم پی ایز، وہ بھی اسی طرح متاثر ہوئے ہیں جس طرح سوات کے ایم پی ایز متاثر ہوئے ہیں اور میں آپ کو افسوس ناک بات بتاتا ہوں کہ جنوبی اضلاع بھی اسی طرح متاثر تھے اور خاص کر ضلع ہنگو اور بنوں۔ ہنگو میں محترم عتیق الرحمان صاحب تشریف نہیں رکھتے، ان کے والد صاحب بھی شہید ہو گئے اور وہاں جمعیت علماء اسلام کے ایک سابق ناظم بھی شہید ہو گئے اور مفتی سید جانان صاحب کے والد شہید تو نہیں ہوئے لیکن وہ اغواء کئے گئے اور ایک بہت بڑی بھاری رقم کے عوض ان کو رہا کر دیا گیا۔ اب ایک غریب آدمی ایم پی اے ہے اور یہ صورتحال ہے۔ مجھے یہ بھی اطلاع ہے کہ یہ جواب نامکمل ہے، بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کو پلاٹ دیئے گئے ہیں لیکن ان کا نام نہیں ہے لیکن خیر جہاں تک پردہ آئے گا تو ہم پردہ ڈالیں گے۔ میں اے این پی کی صوبائی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ برائے مہربانی دہشت گردی ایک عذاب کا نام ہے، ایک مصیبت کا نام ہے، اس میں اپنا پرایا نہ کیا جائے۔ میں قطعاً نہیں کہوں گا، اگر ہزارہ سے میرا تعلق ہے، ہزارہ میں الحمد للہ کوئی دہشت گردی نہیں ہے، لہذا ہزارے کا کوئی ایم پی اے الا ماشاء اللہ وہ اس کا حق نہیں رکھتا کہ وہ دہشت گردی سے متاثرین میں اپنا نام لکھے، میں بہ بانگ دہل کہتا ہوں لیکن یہ بھی تو ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس جگہیں بہت ہیں، جگہیں مفت ہیں اور یہ لوگ وہاں نہیں جاسکتے تھے تو اس لئے پلاٹ دیئے گئے تو

Kindly محل سے کام نہ لیں، اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب کو دیدیں۔

مفتی سفایت اللہ: اس کا استحقاق بنائیں اور تمام متاثرین کو دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، ضمنی سوال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر سوال کیا کریں، Supple جس کو سپلیمنٹری کو کسچن کہتے ہیں۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جی مختصر سوال جناب سپیکر یہی ہے، جیسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خالی سپلیمنٹری کو کسچن، تقریر نہیں۔

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: نہیں، تقریر نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں وہی بات آگئی ہے کہ جو شانگھ میں میرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو چکا ہے، وہ تو Repeat۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: نہیں سر، لیکن اس میں ایک نام بھول چکے ہیں، امیر مقام صاحب کے تمام گھر دہشت گردی میں مسمار کر دیئے گئے تھے، ان کے گھروں کو تباہ کر دیا گیا تھا، ان کی تمام زمینوں کو ہموار کر دیا گیا تھا، جناب سپیکر صاحب، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھی کہ رشاد خان کے علاوہ ہمارے فضل اللہ صاحب جن کے والد شہید ہوئے، اس کے علاوہ امیر مقام صاحب، اور شانگھ جو ہے، وہ بھی اسی کیٹیگری میں آتا ہے جس طرح کہ سوات ہے، جس طرح کہ ہنگو میں عتیق الرحمان صاحب اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پشاور میں ہمارے ایک ایم پی اے شہید ہوئے، ان کو تو کوئی پلاٹ نہیں دیا گیا، ہمارے عالمزیب صاحب جو شہید ہوئے ہیں تو دہشت گردی کو صرف سوات تک اور ایک مخصوص جگہ تک لیکر جانا یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ اس سے ہم سب لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، لوگوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ جو لوگ یہاں پر پشاور سے لیکر کوہستان تک، اور چترال سے لیکر ڈی آئی خان تک رہ رہے ہیں، وہ تمام دہشت گردی کا علاقہ ہے تو اس میں امیر مقام صاحب کا نام بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی زمین خان! سپلیمنٹری سوال مختصر، This is the last، تین سے زیادہ نہیں۔

جناب محمد زمین خان: زہ خود مفتی صاحب دیرہ شکرپہ ادا کومہ او ما بہ چہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکرپہ پریز دہ، اوس سپلیمنٹری سوال او کپہ۔

جناب محمد زمین خان: سپلیمنٹری کوئسچن ہم شارٹ کومہ خو لہ بہ ئے دے ہاؤس تہ واضحہ کپم چہ دا کوم حالات پہ سوات کبنے تیر شوی دی، د بدقسمتی نہ دا خنگہ چہ مفتی صاحب او وئیل نو دا پہ دیر کبنے ہم تیر شوی دی او چہ کوم تکلیفونہ دے خلقو دغہ کپی دی نو زمونہ قربانی د سوات د خلقونہ کمے نہ دی خو زمونہ ہمیشہ د پارہ او زما یو کال اتینشن ہم پہ دے باندے پروت دے کہ ڈیولپمینٹل ورکس دی او کہ دا دی نو زمونہ دیر سرہ د ہغہ میرنی مور کار کیری، پکار دا دہ چہ دا پلاتونہ ئے د سوات ایم پی اے گانوتہ ورکپی دی نو د ہغوی پہ شان مونہ ہم مستحق یو، پکار دا دہ چہ ہغہ د دیر ایم اے گانولہ یا

نور و لہ یا خنگہ چہ دوئ او وئیل نو پہ ہنگو کنبے ہغوی لہ، ولے چہ دیکنبے یو
Transparent دغہ نہ کیری، ولے پکنبے Discrimination شوے دے؟ ڊیرہ
مہربانی۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا Last question دے جی، تقریر پرے نہ، صرف کوئسچن او کړئ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، ستاسو ڊیرہ مننہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لیڈر آف دی اپوزیشن دے، خیر دے جی۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، اول خود لته کنبے مونر ناست یو، دا ټول
ہغہ خلق چہ د معاشرے Cream یو او د لته یقیناً ہغہ خلق راخی چہ پہ ہغوی پسے
پہ لکھونو عوام وی، دا ڊیر صفا او Clean یو دغہ دے۔ دیکنبے جی، اول خود دا
دہ چہ د لته یو حقیقت دا دے چہ ہغہ قرارداد را او رل پکار نہ وو، د لته یو
قرارداد راغلی وو، ہغہ ہم چرتہ پاس شوے وو چہ ایم پی ایز تہ د دا پلاٹونہ
ور کړئ۔ دومرہ د ممبرانو دوہ کالہ پہ ہغے باندے بے عزتی او شولہ، نہ چا تہ
پلاٹ ملاؤ دے، نہ ہغے باندے چا تہ څہ شوی دی خود ټولو اخبارونو اداریٹے
بہ موچہ کتلے نو د ممبر بے عزتی د ہغہ پلاٹ د قرارداد سرہ ترلے وہ، نو مونر
وایو چہ دا د معزز ممبرز پہ ہغے کنبے ہیخ نہ دی، اول خو پکار نہ وو چہ د لته
مونر پہ دے شان باندے دا دروازہ بندہ وہ، پینځہ کالہ زمونر د گورنمنٹ تیر
شوی دی۔ زہ بہ د ہغے ہم سوال کوم چہ کہ چرتہ مونر چا تہ پلاٹ ور کړے وی نو
د ہغے ریکارڈ دے را او باسی (تالیاں) انشاء اللہ چا تہ بہ ہم پلاٹ نہ وی
ملاؤ شوے، اوس ہم مونر دا وایو چہ دا زمونرہ ممبران چہ دی، دا د سوات
والا، دا ڊیر صاحب حیثیت خلق دی جی۔ دا پروردگار پہ دوئ باندے ڊیر لوئے،
د دوئ پہ مشرانو باندے ڊیر لوئے کرم کړے دے۔ دا زمونر د معاشرے ڊیر
درانہ خلق دی، دوئ سرہ یو خو پہ دے ایوان کنبے دا خبرہ بہ راخی چہ ممبرانو
تہ پلاٹ ملاؤ شوے دے، مونر اول د دے پہ الاٹمنٹ کنبے نہ یو چہ دا د نہ کیری
خو کہ کیری نو بیا د دے د پارہ یوہ کمیٹی جوړہ کړئ۔ اوس زمونر د بنوں خبرہ

هغوی او کړه، په بنون کښه مونږ نه یو متاثره، زمونږ ځایه چه دے یا زه یم یا زما ځوے دے، هغه بالکل په متاثرینو کښه نه دے۔ شیر اعظم خان نه دے، عدنان خان د دوئی ایم پی اے دے خود هغه کله چه دے نو هغه واقعی متاثره دے او هغه ټولو خلقو نقل مکانی کړه ده۔ نه زه د پلاټ حقدار یم، نه مے ځوے د پلاټ حقدار دے چه هغه ته ورکړه کیږی، نه شیر اعظم خان دے خو ورسره ورسره هلته چه کوم عدنان خان دے نو د هغه ټول کله او قوم چه دے نو هغوی نقل مکانی کړه ده، زه د گورنمنټ نه هم په دے باندے صرف دومره غواړم چه دوئی د حقائقو ته او گوری، دا ډیره ورکوټه خبره ده، د پلاټ ورکول د ممبر په حق کښه څنگه چه دوئی ته مناسب ښکاری خود دے معزز ایوان استحقاق چه هغه مجروح نه وی او یوه سنجیده فیصله وی۔

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister, Bashir Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر دے د اپوزیشن لیډر خبره او کړه نو بیا خبره ختمه شوه۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، ما پلاټ نه دے اغستے او زما نوم پکښه راغله

دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

(تقریر)

جناب محمد علی خان: نه مونږ پلاټ اغستے دے او نه د پلاټونو سیاست کوؤ خودا نوم

ئے څنگه ورکړه دے؟

جناب سپیکر: ښه، دا ستاسو نوم هم پکښه راغله دے؟

جناب محمد علی خان: او جی۔ د واجد علی خان په ځایه ئے محمد علی خان کړه

دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا به اغستے وی کنه۔

جناب محمد علی خان: د واجد علی خان په ځایه باندے ئے محمد علی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، تہ اوس پلاٹ غواہے او کہ نوم اخوا کوے؟

جناب محمد علی خان: نہ جی، پلاٹ نہ غواہم خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلاٹ مانگ رہے ہیں یا نام ہٹانا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، تردید د اوشی چہ دا غلطی سرہ شوے دے، ہلتہ خلق ماتہ وائی چہ تا پلاٹ اغستے دے، لکہ خنگہ چہ درانی صاحب او وئیل چہ پہ اخبارونو کنبے وئیلے کیری نو ہلتہ مونبر شرموی۔ دا جی، زما خو تقریباً شل دیرش دکانونہ خوا کنبے تول Demolish شوی دی، د ہغے تراوسہ پورے تپوس نہ دے کرے شوے، Last time کنبے دا وراں شوی دی، ما نہ دی غوبنتی چہ یرہ مالہ د دے عوض راکری یا خہ راکری، پہ دیکنبے سیاست نہ کوؤ خو ہغہ نوم د رالہ د دغہ نہ او کاری۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی جناب آرنیل سینئر منسٹر، بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستاسو شکر گزاریم، محمد علی خان تہ خو بہ دومرہ عرض او کرم چہ دیکنبے ئے د سوات ایم پی ایز لیکلی دی، محمد علی خان خود شبقدر دے، ہغہ Clerical mistake دے، د واجد علی خان پہ خائے باندے د دوئی نوم لیکلے شوے دے۔ زہ یر افسوس سرہ خبرہ کوم چہ درانی صاحب خبرہ او کرہ چہ ما پینخہ کالہ کنبے چا تہ پلاٹ نہ دے ور کرے۔ درانی صاحب نہ تپوس کوم چہ پینخو کالو کنبے تا چرتہ دہشت گردی لیدلے ہم وہ؟ ستا حکومت کنبے خو فوج ہلتہ تلے وو خو تاسو غر نہ وو کرے او مونبر ورتہ ولا ریوا او دریدو ورتہ چہ ستا پلار ہم مونبر نہ دلته کنبے دہشت گردی نہ شی کولے (تالیاں) نو پہ دے لبر سوچ ہم کول غواہی او زمونبر مفتی صاحب خبرہ او کرہ، نگہت اور کزی صاحبہ ہم خبرہ او کرہ، زمین خان ہم خبرہ او کرہ، زہ پہ دے افسوس کوم چہ ڈاکٹر شمشیر پخپلہ شہید شوے دے، زمونبر ایم پی اے وو، زمونبر ورور وو، د ہغہ دومرہ حق بہ نہ کیدو چہ ہغہ ستاسو د خاطرہ، ستا د قوم د خاطرہ، ستا د ملک د خاطرہ ئے خپل خان شہید کرے دے؟ د واجد علی خان یو ورور دی ایس پی وو، پہ موقع باندے پہ ہغہ خائے کنبے او ویشتلے شو، ہغہ احساس چاتہ نشتہ؟ دا زمونبر د ایوب خان د شلو کالو یو وراہہ او یو د

پچیس کالو وراہ او نیولے شو او اودرولے شو او د ورور پہ مخامخ ئے ڊزے او کړے او دواړه کسان ئے په موقع مړه کړل، هغه چاته احساس نشته؟ دا زمونږ وقار خان، د وقار خان به درته او وایم چه هلته کښه د هشت گرد لارل، کور نه ئے دواړه ورونږه او پلار ئے بهر اودرول او ورته ئے او وئیل چه کوم یو څو ئے د خوبن دے، هغه سوچ او کړو چه د کشر څو ئے خبره او کړم نو دا به او ولی او مشر څو ئے به مے بیج شی، د هغه بچی هم دی، هغه ورته و وئیل چه زما دا کشر ډیر خوبن دے، د پلار په مخامخ ئے په کشر څو ئے باندے ورله ډزے او کړے او بیا ئے په مشر څو ئے باندے ډزے او کړے او بیا ئے ورله پلار هم شهید کړو، د هغوی په کور کښه زنانه ناسته وے او هغوی اور اولگولو، ټول کور ئے تباہ کړو۔ سپیکر صاحب، د دے هم چاته احساس نشته نو دوی چه دا کوم خانان او نوابان یادوی، د دے خانانو او نوابانو ژوند داسے تیریدو چه دلته هغوی په کوارترو کښه او په یونیورسټی کښه پراته و۔ دا ټول خانان دلته په کوارترو کښه پراته و او ځائے ئے نه و۔ دا مونږ پلاټونه ورکړی دی، صرف مو په دے وجه باندے ورکړی دی چه د دوی هغه کوم باغونه و نو هغه ئے ټول کټ کړی و، زه وایم چه د خپل وخت د تیرولو پیسے ورسره نه وے۔ دوی خو وائی چه ډیر خانان دی، لار شئی او اوگورئ چه د هغوی څومره باغونه و نو ټول ئے کټ کړی دی۔ د هغوی دومره حق په دے حکومت باندے نه کیری او هغوی ته یو پلاټ څه شے دے چه ورته ئے ورکړی، دا کوئسچن هډو راوستل نه و پکار۔ زه خو افسوس کوم او بیا هغه وائی چه په شانگله کښه د هغه په کور باندے بلاست شوی دے، زه تاسو ته عرض کوم چه په دے ټول پاکستان کښه څومره د هشت گردی شوی دے، د سوات نه بغیر بل چرته داسے شوی دی؟ سوات کښه خو چرته یو پولیس والا به نه شو تللے۔ سوات کښه هغه وخت کښه داسے چل او شو چه هلته خلقو خونی چوک جوړ کړے و، هلته خلقو خلق حلال کړی دی، بل ځائے چرته خلقو خلق حلال کړی دی؟ چرته هغوی خپلے تهانږے جوړے کړے وے۔ چرته ئے د خپلو تهانږو نومونه لیکلی و و چه دا تانږه د طالبانو تانږه دے۔ هلته خو بالکل د حکومت Writ نه و، هلته خو دے خلقو خپل ځانونه پکښه تباہ کړل نو هله دا امن راغلو۔ مونږ دلته یو پلاټ ورکړو نو ډیره دنیا تباہ شوه، دا هم

لڙ احساس کول غواڙي۔ شانگله کڻيے داسے چرته هم نه وو شوي، زه وايم چه په دے صوبه کڻيے چرته هم داسے تباھي نه ده راغله څومره تباھي چه سوات کڻيے راغله، څومره چه د سوات په خلقو باندے تکليف تير شوے دے نو دا احساس نه کوي او د دے خلاف خبرے کوي۔ زه افسوس کوم او پکار خودا وو چه دا ئے Appreciate کړے وے چه حکومت د خپلو ملگرو سره دومره Favor او کړو، د هغوي جائيدادونه تباھ شو، د هغوي کورونه تباھ شو، د هغوي باغونه تباھ شو، د هغوي بچي په کور کور خوار شو، هغه ورته احساس نه وو او دوئ مونږ ته وائي چه دا مولے ورکړي دي؟

جناب سپيکر: شکرية۔ عطف الرحمان، کولسچن نمبر؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپيکر، دے سلسله کڻيے زه يو عرض کوم۔۔۔۔۔

محترمہ نکتہ باسمين اور کزئي: جناب سپيکر، پوائنٹ آف آرډر۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپيکر صاحب، خبره دا ده چه دا عتيق خان نشته دے، د ده پلار قتل کړے شوے دے، دا امجد خان دلته زمونږ منسټر دے، د ده پلار زخمی شوے دے او هغه ته نقصان رسيدلے دے، ملگرے ئے لگيدلے دے، زما مقصد صرف دا دے چه دا پيمانہ د انصاف يو شان پکار ده، مونږ د دے خلقو به هيڅ قسم دا نه وايو چه يره چا سره تاسو همدردی کوئ، بالکل ئے جي او کړئ، همدردی پکار ده خو په دے ايوان کڻيے، دا مفتی سيد جانان صاحب دے، د دے هغه ځائے نه راتښتيدلے دے او په غريبئ کڻيے ئے کور نيولے دے، په حيات آباد کڻيے اوسيري او خپل هنگو ته نه شی تلے، زمونږ صرف دوئ ته ريكويسټ دا دے چه تاسو صرف په يو منصفانه طريقه باندے که هغه تاسو کوئ، مونږ وايو چه په ديکڻيے چرته که د انصاف خبره وي، اوس مونږ خود هغه خبره کوؤ، امجد خان هم د دے ايوان ممبر دے، ما که د عدنان خان خبره او کړه، هغه هم د دے معزز ايوان ممبر دے، زمونږ صرف خبره دا ده، داسے که مونږ خبره او کړو، دا د پتي سپيکر صاحب ايريا چه ده، هغه د ټولو نه زياته تباھ شوے ده ځکه چه دا دومره قرباني هلته په خوا کڻيے دا ايريا ده، صرف تاسو دے ته اوگورئ چه دلته که داسے انصاف وي، هغه د ايوان د هغه خلقو سره وي چه واقعي په هغه

باندے شوک دا نہ شی وئیلے چہ یو خائے کبنے اوشو او پہ بل خائے کبنے نہ دی شوی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زہ جواب ورکرم۔

جناب سپیکر: بس شہ ضرورت نشته دے، پر بردی جی۔ عطیف الرحمان صاحب، سوال نمبر؟
جناب عطیف الرحمان: سوال نمبر 108۔

جناب سپیکر: جی۔

* 108 _ جناب عطیف الرحمان: کیا وزیر (بلدیات) ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حیات آباد میں اقرایہ یونیورسٹی کو سرکاری پلاٹ الاٹ کیا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پلاٹ کس قانون کے تحت الاٹ کیا گیا ہے، نیز کس قیمت پر پلاٹ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں۔ حیات آباد میں پہلے سے مختص کئے گئے سکولوں اور کالجوں کے پلاٹس سے کوئی سرکاری پلاٹ الاٹ نہیں کیا گیا بلکہ خوڑ کے کنارے Re claimed area الاٹ کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ پلاٹ صوبائی حکومت نے حاکم مجاز سے باقاعدہ منظوری کے بعد مبلغ 8,00,000 روپے فی کنال کے حساب سے الاٹ کیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دیکھنے دا لیکلے شوی دی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، ما چہ کومہ خبرہ کرے وہ، د ہغے خوماتہ جواب ملاؤ نہ شو۔

جناب سپیکر: گورہ پہ کوئسچن باندے صرف تاسو انفارمیشن غوبنتے وو او ہغہ ملاؤ شو درتہ، بنہ ڊیر تقریر ونہ ہم پرے اوشو نو نور خہ کوئی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، مونرہ وایو چہ دا د کمیتی تہ اولیبرلے شی چہ تفصیلی خبرے پرے اوشی۔

جناب سپیکر: نہ چا ڊیمانڊ ڪرے دے، تاسو ڊیمانڊ ڪرے دے؟ چرته ڪمپٽي ته ئے اوغوارئ، بل خه ته ئے یوسئ۔ زه د خانہ به ئے لیبرم جی۔

جناب عطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، په دیکبے ما دا سوال ڪرے وو، په دیکبے دا لیکلے شوی دی چه یره په حیات آباد کبے زمونڙه د کالجونو د پارہ او د سکولونو د پارہ باقاعدہ Reserved پلاٽونه دی نو دا کوم پلاٽ چه دوی ور ڪرے دے، د اقراء یونیورسٽی د پارہ ئے پلاٽ په یو خور کبے ور ڪرے دے نو مونڙه دا وایو چه یره یو طرف ته خو مونڙه خور ونه کھلاوؤ، بل طرف ته به په خور کبے کالج جو یری نو پکار نه ده چه هلته کبے سرکاری پلاٽونه شته دے، پکار دا ده چه هم دغه کوم سرکاری ریٽ دے نو په دغه پیسو باندے بیا هغه خلقو ته یونیورسٽی د پارہ ئے پلاٽ ور ڪرے دے، پکار ده چه په هغه کبے جوڙ شوے وے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، سلیمنٽری کونسن۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! او دریرہ ده پسه جی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه، جناب سپیکر۔ یو تعلیمی ادارے له چه کوم پلاٽونه ور کولے کیری، د هغه باقاعدہ یو طریقہ کار وی او طریقہ کار دا دے چه دوی به خپل خائے نامزد کوی او بیا به تولے تعلیمی ادارے شاملیدو د پارہ اشتہار ور کوی نو په هغه بنیاد باندے د هغه میرٽ جو یری او بیا به داسے ور کولے کیری۔ زه اوس د دے خائے نه واقف یم او کوم خائے چه دوی ور ڪرے دے، اٿھ لاکھ روپی فی کنال، زه پراپرٽی ڊیلر نه یم لیکن ڊرائیور که نه یم نو پسنجر خو یم، دومره اندازہ خوماته لگی، دا یو کنال که په پچاس لاکھ باندے هم ور ڪرے شی نو دا به ڊیر غٽ غنیمت وی او زه په دے باندے نه پوهیرمه چه دومره قیمتی زمکه اقراء والوته یواځے او بغیر د اشتہار نه دومره ارزانہ ولے ور ڪرے شوے؟ زما په محترم وزیر صاحب باندے دا اعتماد دے چه انشاء اللہ دوی به پکبے ملوث نه وی لیکن دومره د مونڙه سره مهربانی او ڪری چه دا خلق بے نقابه شی چه آئنده خوک داسے حرکت اونه ڪری۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، سپلیمنٹری کونسیشن؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونبرہ پرے Observations دا دی چه کله د 2010 سیلاب راغلو نو کومے علاقے چه زمونبرہ نه بره وی او د سیلاب په دغه کبنے نه راتلے او هغه د خور په غاړه کبنے خلقو چه خور ونه نیولی وو کنه سر، هلته کبنے ډیره تباھی شوی وه۔ زما سوال دا دے، دلته کبنے ئے چه کله دا پلاټ ورکولو نو د دے خه Assessments شوی دے چه په دے باندے به دا تباھی نه راخی ځکه د ماشومانو د ژوند خبره ده جی۔

جناب سپیکر: جی شازیہ بی بی، شازیہ طماس خان۔

محترمہ شازیہ طماس خان: مهربانی جی۔ سر، زما سوال دیکبنے Already جمع دے، مان جمع کرے دے او دے حوالے سره ماته صرف دا انفارمیشن پکار دے چه دوی دلته کبنے لیکلی دی چه اټه لاکھ روپی فی کنال حساب مونبره پلاټونه ورکری دی نو څومره کناله ئے ورکری دی؟ آیا یو کنال دے که د دے نه زیات دی۔ دویم سوال دا دے چه څومره کناله ئے ورکری دی، آیا یو کنال دی که د دے نه زیات دی؟ دویم سوال دا دے چه د Re claimed نه د دوی خه مطلب دے؟ که د Re claimed نه د دوی مطلب بنجره زمکه ده نو دیکبنے دا هم یوه دغه راغله ده چه یره دیکبنے Green belt هم خراب شوی دے۔ دریم دیکبنے دا دغه دے، Already هلته کوټه شته د سرکاری سکولونو یا دانستی ټیوشنز د پارہ نو آیا هغه کبنے ځائے نه وو ځکه دوی د خور نه دوی ته زمکه ورکری ده او که نه ځائے شته؟ بس د دے سوالونو جوابونه دراکری۔

Mr. Speaker: Ji, honourable, but not more than three questions,

درے سپلیمنٹری نه به زیات Allow نه وی۔ جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب مهربانی اوکره، دوی ټپوس اوکرو چه دا څنگه ملاؤ شوی دی؟ دیکبنے ئے دا جواب هم لیکلے دے چه مونبره سره کوم سکولونو د پارہ پلاټونه وو نو هغه Already ختم شوی دی او دا پلاټونه چه وو، دا بالکل داسے وو چه دے نه مونبره څه سرک ورله ورکری دے، هغه سرک به هم پخپله جوړوی او هغه ټول دیوار به هم پخپله جوړوی۔ هغه کوم ځائے کبنے چه دے، دا زمونبره Ambit کبنے نه راتلو، زمونبره دے نقشه کبنے

هڊو دا ڄاڻي نه وونو ڀه ڏي وجه باندي دا مونڙه هغوي له وركري ڏي، دا ڏا
 اقراء يونيورسٽي ڏي ڀاره او ڏي سبق ڏي ڀاره ڏي او دا اٽه لاکه روپي کنال ڀه ڏي
 وجه مون وركري ڏي ڇه دا پچيس لاکه روپي کنال مخکين نه زمونڙه فڪس
 ريت ڏي نو هغه کين ڏي ده ڇه مونڙه به لاري هم وركولي، کوڙي به مون هم
 وركولي، هر ڇه او به به مون هم وركولي، هر ڇه ڇه ڏي، دا به پخيله کوي او دا يو
 خور ڏي، ڇنگه ڇه زما ثاقب الله خان او وئيل دا مخکين پوره جائزه اغسته
 شوي ده، ديکين بيا هيڄ داسي او به نه راڃي، دا تقريباً ڏي بره نه لاند ڏي پوري
 ٽول انسپڪشن شوي ڏي، دهغه نه پس دا وركري شوي ڏي، ڄاڻي مه ڪري،
 ڄاڻي مه ڪري ڇه او به هم راڃي نو ڏي ڪروڙون روپو جائيداد به دهغه سري ڃي،
 ڇوڪ ڇه پکين سکول جوڙوي، دهغه ڪار ڏي او زما ڏي خور ٽپوس او ڪرو ڇه
 دا ڇومره کناله ده؟ دا تقريباً بيس کناله زمڪه وه، دا خور کين وه او خور اوس
 ختم ڏي نو دهغه ڀه وجه باندي دا زمونڙه ڏي حيات آباد ڀه نقشه کين دا زمڪه
 هڊو وه نه، نو ڀه ڏي وجه باندي مونڙه هغه ته ڀه ڏي ريت باندي وركري ده،
 هغوي يونيورسٽي جوڙوي نو خلقو ته به ايجوڪيشن ملاڙيري، هلته کين داسي
 ڇه دغه نه ڏي شوي ڇه هغوي سره يا ڏي ڇا سره ڇه زياتي شوي ڏي۔

مفتي نفايت الله: محترم سپيڪر صاحب، دا ڏي ڀيره قيمتي زمڪه ده، دا ڏي قوم امانت
 ڏي، دا ڇو ڏي ڀيره بده خبره ده۔ زه ڀه ڏي باندي دا گزارش ڪوم ڇه دا ڏي ڪميٽي ته
 وركري شي۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نو تاسو ڇو ڇه نوٽس راڪري، زه به ئي ڏي ڇانه ڪوم؟

مفتي نفايت الله: نه جي، زمونڙه دا درخواست وو ڇه دا ڪميٽي ته ريفر ڪري۔

جناب سپيڪر: هس جي؟

مفتي نفايت الله: ڪميٽي ته ئي ريفر ڪري۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question....

سينيٽر وزير (بلديات): جناب سپيڪر، ما ڇو ڏي سوال جواب او ڪرو نو بيا نور ڪميٽي

ته ڇه له ڃي؟

جناب سپيڪر: تاسو ئي مخالفت او ڪري ڪنہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مونرہ ٹے مخالف کوؤ، تاسو ٹے اوکری، مونرہ بہ مخالفت کوؤ۔

جناب سپیکر: زہ لہرہ ایجنڈا کپ شارپ کومہ، ایجنڈا پیرہ زیاتہ دہ خکہ د دریونہ زیات سپلیمنٹیری ہم نشتہ او نور تقریرونہ بہ ہم پہ دے باندے نہ وی، پہ کوئسچنز آور کبے بہ تقریر نہ وی۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the hounourable Member, may be referred to the concern Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The Noes have it۔ سوال نمبر زر وایہ۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، د دے (سوال نمبر 120) Reply نہ وہ راغلی، دا دپارٹمنٹ تہ پہ 26/12 باندے تلے وو خون ماتہ پہ میز باندے جواب پروت وو، زہ اوس د کلی نہ پہ دے ساعت راغلم چونکہ دا ما نہ دے کتلے نو دا پینڈنگ کریئ سر۔

جناب سپیکر: پینڈنگ۔ مخکبے خئی جی۔ ملک قاسم خان خٹک، موجود نہیں۔ نور سحر بی بی،

Again کولسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کولسچن نمبر 9۔

جناب سپیکر: جی۔

* 09 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہر سال سرکاری رہائش گاہوں کی تزئین و آرائش اور مرمت کیلئے فنڈ مختص کیا جاتا ہے اور سال 2010-11 کے دوران خیبر کالونی کی تزئین و آرائش اور مرمت کیلئے 6.850 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مختص شدہ رقم کی تفصیل آئٹم وائز ہر رہائش گاہ کو فراہم کی جائے نیز مالی سال 2006-07 سے مالی سال 2009-10 تک کی تفصیل بھی آئٹم وائز بمعہ ہر رہائش گاہ بتائی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
 (ب) مختص شدہ رقم برائے سال 07-2006-10 تا 2009 کی تفصیل بمعہ رہائش گاہوں کی تفصیل
 ایوان میں پیش کی گئی۔ مندرجہ بالا رقم حسب قانون ہر رہائش گاہ پر استعمال کی گئی اور یوں تقریباً پچاس سالہ
 پرانے بنگلے قابل رہائش ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: نہ سر، دیکھنے کو نور سپلیمنٹری نشہ دے خو زہ دوئی تہ دا
 ریکویسٹ کوم چہ بجائے د دے چہ د گورنمنٹ پہ زرو کورونو باندے دومرہ
 خرچے کیبری نوپکار دہ چہ دا Demolish کری او د نوی سرہ دا جوہ کری چہ بار
 بار پرے دا خرچے نہ کیبری۔

جناب سپیکر: دومرہ اسان کار دے چہ نوی کورونو جوہ کری؟ جی نور سحر، بل
 سوال کوم یو دے؟
 محترمہ نور سحر: کونسچن نمبر 10۔
 جناب سپیکر: جی۔

* 10 _ محترمہ نور سحر: کیا جناب وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) ماہ ستمبر 2011 کی مختلف تاریخوں میں پختونخواہائی وے اتھارٹی نے مختلف سکیموں کیلئے ٹینڈرز
 کئے ہیں:

(ب) مورخہ 26/09/2011 کو ٹینڈر ہوئے تھے، اس میں سے ایک ٹینڈر (مرمت حطار روڈ) منظور
 نہیں کیا گیا:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جو کام منظور نہیں کئے گئے، ان کی وجہ بتائی جائے اور جو کام منظور ہوئے ہیں، اس کی تفصیل بھی بتائی
 جائے:

(ii) 2010-11 اور 2011-12 میں پی ایچ اے، ایف ایچ اے نے جتنے بھی ٹینڈرز کئے ہیں، اس میں
 حصہ لینے والی تمام فرموں (ٹھیکیداروں) کے نام، ان کے ریٹس، کامیاب فرموں (ٹھیکیداروں) کے نام
 اور ریٹس، ہر کام کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) جو کام منظور نہیں کئے گئے، اس میں ہری پور حطار روڈ کا ٹینڈر شامل ہے، منظور نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ ٹینڈر میں صرف دو ٹھیکیداروں نے حصہ لیا تھا۔ چونکہ دو ٹھیکیداروں میں متوقع مقابلہ نہیں ہو سکا تھا اس لئے شفاف مقابلے اور کم ریٹ حاصل کرنے کیلئے مذکورہ ٹینڈر نامنظور کر کے دوبارہ ٹینڈر کیلئے دیا گیا ہے۔ 2011-12 کیلئے جو کام منظور ہوئے ہیں، ان کی تفصیل مہیا کی گئی۔

(ii) 2010-11 اور 2011-12 کے ٹینڈرز کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: لیس سر۔ جناب سپیکر صاحب، زما پہ دیکھنے دا کوئسچن دے، دا دوئی چہ کوم ریتونہ مونبرہ لہ را کروی دی، چہ کلو میتیر د علاقو، تو آیا یہ میدانی اور پہاڑی علاقوں میں ایک طرح کے ریٹس ہیں یا اس میں فرق ہوگا؟ دوسرا کوئسچن اس میں یہ ہے کہ ان کے پاس کیا گارنٹی ہے کہ اسی طرح کے ریٹ پر کسی نے کام کیا ہے، اس کی کوئی گارنٹی ہے کہ نہیں؟ یہ کتنے عرصے تک چلے گا اور تیسرا کوئسچن اس میں یہ ہے کہ اس میں جو بلیک لسٹ لوگ ہیں، آیا ان کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ جیسا کہ جواب میں کلیئر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی، دا حبیب الرحمان تنولی صاحب ہم دیرہ مودہ پس پاخیدو جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: اس میں یہ لکھا ہے کہ تفصیل منسلک ہے لیکن تفصیل منسلک نہیں ہے، میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ مجھے نہیں دی گئی ہے تو منسٹر صاحب مجھے Provide کر دیں۔

جناب سپیکر: تفصیل نہ دے راغلیے۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی، انشاء اللہ تفصیل بالکل مل جائیگی، وہ آفیسرز میٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں یہاں سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کیلئے سیشن ختم ہونے سے پہلے پہلے تفصیلات فراہم کر دیں۔ یہ اس میں میرے خیال میں جواب کافی کلیئر ہے کہ کسی بھی ٹینڈر کیلئے یہ ضروری ہے کہ کم از کم تین کنٹریکٹرز ہوں، Competitive bidding price کیلئے، یہاں پر چونکہ دو تھے تو دودو As a rule جو ہے، یہ نہیں

کرتا، یہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا بلکہ انہوں نے Re advertisement کیا اور آج وہ دوبارہ Advertise ہو گیا ہے، یہ ری ٹینڈر ہو گا تو ابھی ہمیں امید ہے کہ اس سے Competition زیادہ آریگا اور انشاء اللہ اچھے ریٹس آئینگے، تو یہ ہو جائیگا۔

جناب سلیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ بہت ضروری روڈ ہے، میرے خیال میں ہماری ساری انڈسٹریل اسٹیٹ میں یہ واحد اچھی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، تو Kindly اگر آپ ڈائریکشن دے دیں کہ اس کو فوری پراسس کیا جائے۔

وزیر قانون: جی یہ 'ری ٹینڈر' ہو گئے ہیں، ہو گئے ہیں جی۔

جناب سلیکر: شکریہ جی۔ نصیر محمد میداد خیل صاحب، موجود نہیں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟
مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 34۔

جناب سلیکر: جی۔

* 34 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر (بلدیات) ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع مانسہرہ میں تین ٹی ایم ایز کام کر رہے ہیں اور ٹی ایم اے مانسہرہ، اوگئی اور بالا کوٹ کو مختلف مدت میں فنڈز مہیا کئے گئے ہیں؛

(ب) کیا مذکورہ ٹی ایم ایز میں مختلف گریڈ کے ملازمین بھی کام کر رہے ہیں؛

(ج) سال 2005 سے 2010 تک ٹی ایم اے مانسہرہ، اوگئی اور بالا کوٹ کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مدت میں کتنا فنڈ دیا گیا ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) ٹی ایم اے مانسہرہ، اوگئی اور بالا کوٹ میں از خود جو وصولیاں کی گئی ہیں، کن کن مدت سے کتنی رقم وصول کی ہے، تفصیل فراہم کیجئے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔ ٹی ایم اے مانسہرہ میں گریڈ 1 تا گریڈ 18 تک 460 ملازمین کام کرتے ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔ ٹی ایم اے بالا کوٹ میں گریڈ 1 تا گریڈ 17 تک 40 ملازمین کام کرتے ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ج) از سال 2005 تا 2010 ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹی ایم اے مانسہرہ: ترقیاتی فنڈ 99,045, 35, 51 روپے۔ 7, 48, 97,924 روپے (حصہ
اکٹرائے+ UIP Tax غیر ترقیاتی فنڈ)

ٹی ایم اے بالاکوٹ: ترقیاتی فنڈ 8, 05, 39,100 روپے۔ غیر ترقیاتی فنڈ 97, 77,640 روپے۔
ٹی ایم اے اوگئی: ترقیاتی فنڈ 9, 00, 37,666 روپے۔ (ترقیاتی فنڈ وغیر ترقیاتی فنڈ بشمول اکٹرائے
حصہ PFC)۔

(د) مانسہرہ، اوگئی اور بالاکوٹ کی مختلف مروج شدہ ٹیکس / فیس وغیرہ کی مد میں وصولیاں یہ ہیں:
مانسہرہ 36,67,59,676 روپے۔ بالاکوٹ 1,50,21,235 روپے۔ اوگئی 1,53,67,868 روپے۔
جناب سپیکر: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ، نشتہ؟

مفتی کفایت اللہ: وزیر صاحب اوزگار نہ دے۔

جناب سپیکر: جناب آزیبل بشیر بلور صاحب! بشیر بلور صاحب، ذرا متوجہ ہوں، سوال کر رہے ہیں۔ جی
اب متوجہ ہو گئے ہیں، بات کریں جی۔

مفتی کفایت اللہ: داد سینئر منسٹر صاحب سوال دے، د وزیر بلدیات جناب بشیر
خان بلور صاحب او زہ پہ دے باندے بالکل مطمئن یم جی۔
(تہقے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ایجنڈا دیرہ اور دہ دہ کنہ، د دے مفتی صاحب دے
کمال تہ کتل پکار دی، د مہربانی ادا کولو د پارہ وائی چہ ماتہ د غور شی او زہ
مطمئن یم، د و مرہ کمال تہ زدہ دے۔

جناب سپیکر: اور پھر بھی آپ نہیں مانتے، میاں صاحب! آپ پھر بھی نہیں مانتے، کمالات تو ہوتے ہیں نا،
ایسے تو مفتی نہیں کہلاتا۔ Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر ہے 35۔

جناب سپیکر: جی۔

* 35 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) مذکورہ ادارے کے قیام کے کیا اسباب تھے;

(ج) مذکورہ ادارہ کیوں غیر فعال ہے، نیز کب تک ادارے کو فعال بنایا جاسکتا ہے اور اس کو فعال کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) چونکہ کاغان میں کوئی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نہیں تھی اور علاقے کی ترقی کیلئے مذکورہ ادارے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ادارے کی تفصیلی اغراض و مقاصد اور دائرہ اختیار کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ مجریہ 1996 میں چیپٹر نمبر (ii) میں دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ ادارے کو حکومت نے فعال بنانے کیلئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تقرری کی اور چھ ماہ کیلئے محکمہ خزانہ سے بجٹ منظور کرایا تاکہ ادارہ فی الفور اپنا کام شروع کرے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی وہ کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ ادارے کو حکومت نے فعال بنانے کیلئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تقرری کر دی ہے اور چھ ماہ کیلئے محکمہ خزانہ سے بجٹ منظور کرا دیا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ذرا تیز کر دیا جائے، اس لئے حکومتوں کا پتہ نہیں چلتا اور آج کل لوگ نئے الیکشن کی بات کر رہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے ارادے درمیان میں رہ جائیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل بشیر بلور صاحب! آنریبل بشیر بلور صاحب، کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بس یو دوہ خبرے۔

سینئر وزیر (بلدیات): جی دا اتھارٹی چہ دہ، د 1996 لاندے جوہ شوے دہ او دا تقریباً 1999 کبے جوہ شوے وہ خودا بیا Activate شوے نہ وہ، دا زمونہ حکومت دے خل Activate کرہ۔ چیف منسٹر صاحب ہغہ سمری پاس کرہ، اوس مونہ ہغے باندے یو ڈائریکٹر چہ د دوئ د مانسہرے تی ایم او ہم دے، مونہ ہغہ ایڈیشنل چارج ہم ڈائریکٹر تہ ور کرے دے او دیکبے مونہ لگیا یو انشاء اللہ پورہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی بہ جوہرو، خنگہ چہ د گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی دہ او دا کاغان کبے ڈیر ضروری دہ، ولے چہ کاغان زمونہ ڈیرہ اہم علاقہ دہ، دلته چہ دا جوہہ شی او زمونہ دا منسٹر صاحب چہ د دے اندستری منسٹر ہم دے، دے مونہ ممبر اغستے دے، دے لائف ٹائم ممبر بہ وی چہ دے ایم پی اے وی او کہ نہ وی، دے بہ انشاء اللہ د ہغے ممبر وی او د دے مونہ

Constituency پول هر خه جوړه كړې هم دى او دا انشاء الله سى ايم صاحب كړى
هم دى او دا به زر تر زره Activate شى جى۔

جناب سپيكر: جى۔ Again مفتى كفايت الله صاحب، سوال نمبر جى؟
مفتى كفايت الله: سوال نمبر 36۔

جناب سپيكر: جى۔

* 36 _ مفتى كفايت الله: كيا وزير بلديات از راه كرم ارشاد فرمائين گے كه:
(الف) آيا به درست هے كه ئى ايم اے مانسره كو اكتوبر 2005 كے بعد مركزى حكومت سے فنڈز ملے هين;
(ب) 2005 كے بعد ئى ايم اے مانسره كو كب كهاں كهاں سے اور كتنا فنڈ ملا هے اور ملنے والى رقم كهاں اور
كس منصوبه پر خرچ كى گئى هے، كمل تفصيل فراهم كى جائے؟
جناب بشير احمد بلور {سينيئر وزير (بلديات)}: (الف) درست هے۔
(ب) 2005 كے زلزله كے بعد ئى ايم اے مانسره كو مختلف ترقيائى منصوبه جات كيلئے فنڈز ملے هين جس
كى تفصيل درج ذيل هے:

نمبر شمار	نام فنڈ	لاگت	خرچ
1	خوشحال پاكستان پروگرام	35215000	30226328
2	پيپلز ور كس پروگرام	131321054	89271006
3	پرائم منسٽر ڈائريكتيو	11500000	9517697
4	ايرافنڈ	92157400	64693400

جناب سپيكر: جى سپليمنٽيرى، خه بل سوال پكبنے شته؟

مفتى كفايت الله: نه جى ما دوى نه انفارميشن غوبنتى دى، د دوى شكرية ادا كوم
چه دير بنه انفارميشن ئے را كړى دى۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you.

جناب بشير احمد بلور {سينيئر وزير (بلديات)}: سپيكر صاحب، زه د دوى شكرية ادا كوم
چه دوى دومره مهربانى كوى۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): شکر دے چہ تاسو ہم مہربانی او کرہ، د ہندوانو او
د شوملو پہ مینخ کنبے لگی خو مونہ بہ د مینخہ اوباسی، دا ہم ہغہ خیزونہ دی
جی۔

جناب سپیکر: خہ شتہ میاں صاحب! دغسے خہ پت پت پکنبے شتہ۔ مفتی کفایت اللہ
صاحب، Again۔ زہ بنہ دہ جی، ہاؤس خو ئے گرم کرے دے کنہ۔ مفتی صاحب
کنبے خو دا کمال شتہ۔ سوال نمبر جی؟
مفتی کفایت اللہ: سول نمبر 37۔

جناب سپیکر: جی۔

* 37 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) ریگی ماڈل ٹاؤن کے نام سے ایک ہاؤسنگ سکیم ضلع پشاور میں زیر تکمیل ہے؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے پانچ زونز ہیں جبکہ اس سکیم کی مکمل زمین کا قبضہ محکمہ کے پاس
نہیں ہے؛
(ج) ریگی ملہ کے کتنے رقبے پر محکمہ کا قبضہ ہے، مذکورہ سکیم پر کن کن دیگر افراد / اداروں کا کتنا کتنا قبضہ
ہے، کب سے یہ قبضہ واگزار کرانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ریگی ماڈل ٹاؤن کے
نام سے ضلع پشاور میں ایک ٹاؤن زیر تکمیل ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم پانچ زونز پر مشتمل ہے اور ان پانچ زونوں میں سے زون 3
اور زون 4 میں ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں اور کچھ پلاٹوں کا قبضہ بھی مالکان کو گھر بنانے کیلئے دیا گیا ہے۔
زون 1 میں 60 فیصد ترقیاتی کام مکمل ہوا ہے اور 40 فیصد کام کو کو کی خیل قبیلے کے لوگوں نے بند کیا ہے۔
(ج) ریگی ملہ کے پانچ زون ہیں جن میں فی الوقت 3 اور 4 پر پی ڈے اے کا قبضہ ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے
ریگی ملہ ٹاؤن شپ کی کل زمین چار ہزار چار سو سولہ ایکڑ ہے، اس میں ریونیوریکارڈ کے مطابق پانچ سو ایکڑ
زمین کو کی خیل قبیلے کی ملکیت ہے لیکن اسکے برعکس کو کی خیل قبیلے نے زبردستی دو ہزار نو سو ایکڑ زمین پر
قبضہ کا دعویٰ کر کے پی ڈی اے کو اس پر کام کرنے سے روک دیا ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل کے علاوہ ریگی ماڈل
ٹاؤن کی زمین پر کسی اور فرد یا ادارے کا قبضہ نہیں ہے۔ کو کی خیل قبیلہ کے تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے چیف

سیکرٹری حکومت خیبر پختونخوا کے زیر صدارت کئی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان میٹنگز میں متعلقہ محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس تنازعہ کا جلد حل تلاش کیا جائے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ یہ ریگی لگنے کا مسئلہ بہت پرانا ہے اور ہم چاہتے تھے کہ نئی حکومت اس کا قبضہ و اگزار کرے گی تو انہوں نے تفصیل تو دی ہے، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن قبضہ و اگزار کرانے کیلئے کوئی Quickly اقدام کی بات نہیں کی ہے۔ اگر وزیر صاحب یہ گزارش کر لیں، قبضہ مافیا کا ایک الگ Trend ہوتا ہے، اور اگر اس کیلئے کوئی ایسا انتظام کیا جائے، ہمارے جگے کی ضرورت ہو تو ہم بھی جانے کیلئے تیار ہیں لیکن کسی طرح یہ پلاسٹس و اگزار کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زہ د مفتی صاحب ڈیر شکر گزاریم۔ جناب سپیکر صاحب، دا ریگی لگنے چہ دہ، دا ڈیر زور سکیم دے او زمونہ درانی صاحب چہ کوم وخت چیف منسٹر وو، دوئی اعلان ہم کرے وو چہ درانی میڈیا کالونی خو ہلتہ کنبے ہیخ ہم کار نہ وو، نہ سرک وو، نہ بنہ وو، نہ بد وو، د خدائے فضل سرہ زمونہ حکومت پہلا خل ہلتہ کنبے لارے ہم جوڑے کرے، دا میڈیا والا ناست دی، دوئی تہ مونہ پلا تونہ ہم حوالہ کرل او ہغے کنبے سر کونہ ہم جوڑ شو۔ دیکنبے دوہ داسے سیکٹرز دی چہ ہغے کنبے دا کوکی خیل والو Already پیسے اغستے دی، خہ د ہغوی د لیند خبرہ دہ چہ ہغوی وائی دا زمونہ علاقہ دہ او مونہ وایو چہ نہ ستاسو علاقہ نہ دہ۔ دے بانڈے زمونہ د چیف سیکریٹری لاندے یوہ کمیٹی جوڑ شوے دہ، ہغہ ہوم سیکریٹری، چیف سیکریٹری، ایڈیشنل سیکریٹری، دا زمونہ ڈائریکٹر جنرل، پی ڈی اے، چہ دوئی پکنبے کنبینوئی او Already دا کیس ہائی کورٹ تہ ہم تلے دے، ہائی کورٹ کنبے دا ہغوی غوبنتے دے چہ دے تہول مونہ تہ ہغہ راکرئی نو ما ایس ایم بی آر صاحب تہ کیس استولے دے، ہغہ تہول خومرہ چہ د دے حدود دی، ہغہ بہ ڈیٹیل سرہ او وائی او زما خیال دے، دا دوہ، خلور ورخے پس ہائی کورٹ کنبے تاریخ دے، ہغہ تاریخ بہ انشاء اللہ زمونہ پہ حق کنبے کیڑی نو ہغہ چہ زمونہ حق کنبے او شو نو بیا بہ زر قبضہ واخلو او کہ زمونہ

خلاف ہم اوشو، مونزہ بہ پیسے ورکرو، ہغہ قبضہ بہ واخلو خود مفتی صاحب د نالج د پارہ دا وایم چہ ہلتہ مونزہ اوس د خدائے فضل سرہ یو لویہ تہانرہ جو روؤ لگیا یو، تہانرہ ہم جو روؤ، دوہ سوہ کسان پکبنے د پولیس والا بھرتی کری ہم دی چہ ہلتہ کبنے د لاء ایند آرڈر سیچویشن ہم تھیک شی او دا ہم وایم چہ مونزہ گیس د پارہ ہم دس کروڑ روپیہ کمپنی تہ ورکری، پبنور کبنے د گیس کمپنی دہ، نارتہ گیس کمپنی ہغوی پچاس کروڑ روپیہ غوبنتلے خو مونزہ دس کروڑ روپیہ پہ دے ورکری چہ مونزہ دا وایو چہ پرائم منسٹر پہ نوے گیس کنکشنو باندے پابندی لگولے دہ، مونزہ ورتہ وئیل چہ تاسو مونزہ تہ تولے نقشے جوڑے کری او چہ Sanction راشی کہ دس کروڑ وی کہ یو ارب روپیہ وی، مونزہ بہ ئے انشاء اللہ دیپازت کوؤ او انشاء اللہ ریگی للمہ تہ گیس بہ ہم خی او مونزہ د بجلی د پارہ پنخوس کروڑ روپیہ ورکری دی او د بجلی ہلتہ جوڑ ہم شوہ، دا خہ نامہ ئے دہ، بجلی تہ مونزہ ترانسفارمر وغیرہ چہ دی، ہغہ ڍیر ہر خہ ورتہ جوڑ دی او بجلی ہم انشاء اللہ ہلتہ رسیدلے دہ جی۔ دا ز مونزہ حکومت کبنے دا تول شوی دی جی۔

جناب سپیکر: دا اوس جی، د گیس د Payment د Moratorium د وجہ نہ، د پابندی د وجہ نہ تاسو پیسے نہ جمع کوئ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ دا عرض کوم چہ پرائم منسٹر صاحب نوے کنکشنو باندے پاکستان کبنے پابندی لگولے دہ۔

جناب سپیکر: او جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د ہغے باوجود ہائی کورٹ فیصلہ اوکرہ چہ تاسو پیسے ورکری نو مونزہ دس کروڑ روپیہ دے گیس کمپنی تہ دیپازت کرلے۔ اوس ہائی کورٹ وئیل چہ نورے پیسے ورکری نو مونزہ ورتہ دا ریکویسٹ کوؤ چہ دا پابندی دہ او مونزہ چہ ورتہ چالیس کروڑ نورے ورکرو نوز مونزہ آمدن کبنے بہ تیس چالیس لاکھ روپیہ میاشت کمے راشی۔ مونزہ فلور آف دی ہاؤس دا ریکویسٹ کوؤ او زہ پریس والوتہ ہم ریکویسٹ کوم چہ دا د لڑ ہائی لائٹ کری چہ مونزہ دا وایو چہ کلہ ہم Sanction راشی او کلہ د سوئی گیس کمپنی چہ دہ،

ہغہ پورہ جوہ کپی، نقشے جوہے کپی، ہر خومرہ پیسے چہ وی، یو ارب روپیئ کہ وی، پہ موقع باندے بہ ئے ورکرو خودا اوس زمونہ نہ دیرش کروہ روپیئ دے وخت کبے At present نہ غواری، ہغوی نہ غواری خو ہائی کورت جج صاحب وائی چہ دیرش کروہ ورکریئ نو سبا نہ بلہ ورخ زمونہ کیس دے، زما بہ فلور آف دی ہاؤس دا ریکویسٹ وی چہ ہغہ لس کروہ مونہہ ورکری دی، باقی دیرش کروہ روپیئ نہ، پنخوس کروہ بہ ورکرو خو یو خل ہغہ نقشے چہ پاس شی او دا Permission راشی نو مونہہ بہ تولے پیسے جمع کرو، زما دا ریکویسٹ دے جی۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ جی مفتی سید جانان صاحب۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر، میں بھی اس کے بارے میں کچھ کنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس چیز پر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ہں جی؟

سردار شمعون یار خان: اس سوال پر، اس کو کسٹن سے Related ہے، اگر آپ موقع دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ریگی لمرہ پر اگر بات ہو تو وہ جواب دے سکے گا، اس کے علاوہ نہیں دے سکے گا۔

سردار شمعون یار خان: اسی پر بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

سردار شمعون یار خان: اسی پر بات کرنی ہے، اسی پر آ رہا ہوں، آپ موقع دے دیں۔ یہ میں پوچھنا چاہ رہا

ہوں کہ بالکل تفصیل بہت زیادہ اچھی دی ہے، میں آخری لائن پڑھنا چاہ رہا ہوں کہ کوکی خیل قبیلے کے

تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے چیف سیکریٹری حکومت خیبر پختونخوا کی زیر صدارت کئی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان

میٹنگز میں متعلقہ محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس تنازعہ کا حل جلد تلاش کیا جائے تو یہ اس Statement

کا ذرا تھوڑا سا بتادیں کہ اتنی میٹنگز ہونے کے باوجود اس کا حل کب تک نکل جائے گا؟

جناب سپیکر: جی آئریبل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): میرے خیال میں اس وقت یہ باتیں کر رہے ہونگے تو میں نے یہ عرض بھی کیا ہے کہ مینٹنگز بھی ہوئی ہیں اور مینٹنگز کے بعد کیس ہائی کورٹ میں بھی ہے۔ دو دن کے بعد ہائی کورٹ فیصلہ کر لے گا تو ہائی کورٹ جو فیصلہ کرے گا، اس پر عمل درآمد کریں گے۔

جناب سپیکر: ج ی مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 38۔

* 38 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ہنگو مین روڈ سے چنگو تالاچی براستہ سرکی (ہائی وے) روڈ منظور ہوا ہے؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں تو:

- (i) مذکورہ روڈ کا تخمینہ لاگت کتنا ہے، نیز اس کا مینڈر قانونی کارروائی پورا کرنے کے بعد کیا گیا ہے؛
- (ii) مذکورہ روڈ کا بل ایڈوانس میں کس نے دیا ہے، نیز بل کتنی رقم کا تھا؛
- (iii) مذکورہ بل پر غیر قانونی طریقے سے دستخط کرنے پر اس آفیسر کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ہنگو تالاچی روڈ اے ڈی پی نمبر 358/80668 سال (2010-11) میں منظور ہوا ہے جس کی کل لمبائی 41 کلو میٹر ہے۔

(ب) (i) مذکورہ روڈ کا تخمینہ لاگت 655 ملین روپے ہے، نیز اس کا مینڈر باقاعدہ قانونی طریقہ سے کیا گیا اور ٹھیکیدار کی پری کوالیفیکیشن کی گئی۔

(ii) مذکورہ روڈ کا بل ایڈوانس میں نہیں دیا گیا بلکہ ٹھیکیدار کو رقم موقع اور کئے ہوئے کام کے مطابق دی گئی، روڈ پر اب تک کل خرچہ 80 ملین روپے ہے۔

(iii) جیسا کہ (ب) جزو (ii) میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ بل کی رقم ٹھیکیدار کو مکمل شدہ کام کے مطابق ادا کی گئی ہے اس لئے کسی آفیسر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مطمئن یم ورنہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

ڈاکٹر اقبال دین: دیکھئے زما یو سوال دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر فاضل صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جی زما ضمنی سوال دیکھنے دا دے، دا سوال ما مخکبے نہ، د بحت تقریر دوران کبے ہم ما دا خبرہ کرے وہ چہ دا روڈ د ہنگو نہ لاچی پورے دے، لاچی زما کلے دے او دے د پارہ Already یو روڈ ہنگو نہ لاچی Via درملک یونین کونسل د Valley پہ مینج کبے داسے پہ سمہ باندے روڈ راغلی دے نو پہ دے غر کبے د ہنگو نہ لاچی پورے بل روڈ راوستل چہ پہ دے باندے کروڑونہ روپی، زما د نالج مطابق 74 کروڑ روپی، د ہغہ روڈ خہ ضرورت وو؟ ہغہ روڈ چہ کوم Existing road وو، د ہغے د ہغہ روڈ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سو پہ خیال کبے د ہغے لمبائی کمہ وہ؟

ڈاکٹر اقبال دین: نہ جی، دا ہغہ Existing road چہ د Valley پہ مینج کبے دے او د ہغے پہ غرونو کبے کتائی شروع دہ، پہ دے خلورو کالو کبے آتھہ کروڑ روپی اولگیدے، د 74 کروڑ روپو د دے روڈ پہ آفادیت باندے مونرہ نہ پوہیرو چہ دا خہ د پارہ جوڑ دے؟

جناب سپیکر: آبادی نہیں ہے، پہ دغہ آبادی نشتہ؟

ڈاکٹر اقبال دین: نہ جی، آبادی پرے نشتہ، آبادی نہ ہت کر دا روڈ جوڑی لگیا دے خود آبادی چہ کوم Existing road دے او مونرہ لگیا یو د ہغے د پارہ چہ کوم Existing road دے، د ہغے د Rehabilitation اوشی چہ اوس ہم پہ ہغے باندے د 'مول' کمپنی ہول گاڈی پہ دے Existing road باندے خی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

میر سٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ داسے دہ چہ دا د دوئی خبرہ خہ حدہ پورے تھیک دہ، دا د دے روڈ چہ کوم دے بیا Realignment اوس شوے دے، Fresh realignment شوے دے او ہغہ بہ زہ دوئی تہ دا گزارش او کرم چہ زمونرہ د ایف ایچ اے ایم ڈی صاحب ہم ناست دے، ہغوی بہ تاسو تہ مکمل د دے دیتیلز در کبری چہ ہرہ دا چہ کوم Realignment شوے دے، دا ہم ہغہ زور روڈ لگیا دے Rehabilitation ئے کیری او یا کہ خہ پوزیشن دے نو اوس چہ کوم دا نوے کار روان دے، امید خو دا دے چہ انشاء اللہ دے نہ بہ علاقے تہ

فائدہ وی او د ہنگو نہ لاچی پورے دا اے ڀی پی کنبے منظور شدہ دغہ دے او کار پرے انشاء اللہ روان دے۔ بل دا دہ چہ دا Main سوال چہ کوم شوے وو چہ یرہ دا ئے ایڈوانس بل ورکھے دے، ایڈوانس بلنگ پہ دیکنبے نہ دے شوے، بلکہ چہ کوم کار شوے دے، Undertaken کار چہ کوم شوے دے، دھغے بل ئے ورکھے دے، داسے خہ خبرہ نشته چہ یرہ ایڈوانس کنبے بہ خلقو بل، دارولز نہ دی چہ یرہ ایڈوانس کنبے بل ورکھی، چہ کوم کار شوے دے پہ ہغے باندے بل پاس شوے دے۔

جناب سپیکر: جی دھغے نہ پس بیا سیکرٹری صاحب سرہ او دوئی سرہ ئے کنبینوئی ڊاکٹر صاحب چہ دا خبرہ کلیئر کریں۔

ڈاکٹر اقبال دین: دا دومرہ نوے روڊ جوڙیری لگیا دے، ہغہ Existing road چہ تول تریفک پہ ہغے باندے روان دے، اوس ہم دھغے ڊ پارہ ہیخ نہ کیڙی لگیا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڊاکٹر صاحب، دا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: چہ کوم روڊ موجود وو، سر دا روڊ ونہ تباہ کیڙی لگیا دے۔۔۔۔۔

مفتی سید حاتان: دا جی اصل کنبے داسے پوزیشن دے، زہ بہ درتہ اوس پوزیشن واضحہ کرم، زہ یو خبرہ کوم بیا بہ ہغوی جواب ورکری۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تا خو وئیل چہ زہ مطمئن یم نو۔

مفتی سید حاتان: زہ مطمئن یم جی، زہ جواب نہ وایم، جواب نہ زہ مطمئن یم، زہ د فنا صاحب خبرہ کوم۔ دا چہ کلہ د شیعہ سنی جھگڑہ ہنگو کنبے شروع شی جی، دا خلق دا روڊ ڊیر استعمالوی، دیکنبے کشادگی راغلی دہ جی، دیکنبے نور مطلب دا دے، دا نور خہ نہ دی شوی خو دا ہغہ زور روڊ دے، دا ہغہ زور روڊ جوڙ شوے دے، د دے بنہ افادیت شته دے او زمونڙہ ڊیر خلق پہ دے باندے شی، دا زمونڙہ تول ہنگو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جوڙیدل ئے پکار دی؟

مفتی سید جانان: او جی، ہنگو، تل، کرمہ، اور کڑئی دا تہول دا روڈ استعمالوی جی۔ دا داسے نہ دہ شوے لکہ خنگہ چہ فنا صاحب وائی، دے باندے بنہ ڍیر خلق خی۔

ڈاکٹر اقبال دین: ہغہ روڈ خو لا جوڑ شوے ہم نہ دے۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب! سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: دا جی سوال نمبر 69۔

جناب سپیکر: جی۔

* 69 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ماموں خوڑہ تحصیل ٹل سے دن یونین کونسل کیلئے واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی تھی جو کہ مکمل ہو گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور اس سکیم سے کتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں، اسکا ٹھیکیدار کون ہے؛

(ii) مذکورہ سکیم ناکام تو نہیں ہے اگر جواب ہاں میں ہو تو حکومت نے مذکورہ غفلت اور ذمہ دار افراد کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ سکیم پر کل لاگت 76599631 روپے آئی ہے، بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے سکیم کو چالو نہیں کیا جا سکا۔ محکمہ نے پیسکو کو 3197861 روپے برائے فراہمی بجلی جمع کئے ہیں، جیسے ہی بجلی فراہم ہوگی تو مذکورہ سکیم چالو کر کے علاقے کے لوگوں کو پینے کے پانی سے مستفید کیا جاسکے گا، اس سکیم کا ٹھیکیدار علی بادشاہ تھا۔

(ii) جی نہیں، ٹیکسکی بنیاد پر سکیم ناکام نہیں مگر بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے سکیم کو ابھی تک چالو نہیں کیا جا سکا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: زہ جی دا گزارش کوم چہ دا واپدے والا، دا پیسکو والا جی ڍیر لوئے طاقت دے او د دوئی پہ شان لوئے طاقت بل نشتہ۔ دا جی، 76 لا کھ روپی

دی، دا د سن 2003-04 یا 2005-06 سکیم دے جی۔ پہ دے باندے دا سکیم تقریباً اوس پہ درے کروڑہ روپی باندے نہ کیڑی، دا د ہغہ ورخے نہ اونیسہ تر اوسہ پورے یو گوت اوبہ چا نہ دے خبکلی او دا وائی چہ 319786 روپی مونڑہ پیسکو تہ جمع کری دی او اوسہ پورے پہ دے باندے کار نہ دے شوے او دے نہ بنہ چہ کوم ممبران دی، اول بہ زہ درتہ او وایم، دے ایوان کبے بہ یر ممبران داسے ناست وی چہ زمونڑہ درے درے کالہ اوشو، نقدے روپی مو جمع کری دی، اوسہ پورے د واپدے والا زمونڑہ سکیمونہ نہ کوی نو زما دا گزارش دے چہ دا د کمیٹی تہ لارشی، دوئی د را او غوبنتلے شی چہ د قوم دومرہ پیسے خرچ شوی دی، ولے واپدے والا ورباندے نہ لگوی، ترانسفارمرے جی؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء مسٹر صاحب۔ او دریری جی، دا حافظ اختر علی صاحب ہم خہ وائی۔

حافظ اختر علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ خنگہ چہ مفتی صاحب او وئیل زمونڑہ مردان کبے ہم دغہ شان کروڑونہ روپی لگیدلے دی، زمونڑہ صرف غریب آباد مردان کبے مختلف سکیمونہ دی، د بجلی ترسیل ہغوی تہ نہ دے شوے او ہغہ کروڑونہ روپی ضائع کیڑی نو خہ ٹائم فریم کہ پہ دیکبے مونڑہ تہ، چہ دا مسئلہ بہ کلہ حل شی؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء مسٹر صاحب، پلیز۔ یہ میرے خیال میں ایک ہی طرح کا سوال ہے، کمیٹی تہ ئے تاسو Favour کوئی؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): او بالکل جی، بالکل زہ Agree کیڑم۔ واپدے تہ پہ 2007 کبے دا پیسے جمع شوی دی، اوس واپدے والا خو ہلتہ، چرتہ دغہ

دے----

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(شور)

جناب سپیکر: ہاں لیکن اس کی رپورٹ Within fifteen to twenty days, twenty days میں اس کی رپورٹ آنی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ چھ مہینے ہاؤس انتظار کرتا رہے اور جن کے سوال ہیں، آپ ان کو بھی دعوت دے دیں۔ نلوٹھا صاحب ہیں، پرویز احمد خان صاحب ہیں، ان کو بھی کمیٹی میں ضرور بلائیں۔ مفتی سید جانان صاحب، بل کوئسچن جی؟

مفتی سید جانان: دابل کوئسچن نمبر 70 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 70 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2009-10 اور 2010-11 میں محکمہ آبنوشی ضلع ہنگو میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں تو:

(i) آیا مذکورہ بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا، کامیاب و ناکام امیدواروں کے جملہ کاغذات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) بھرتی شدہ افراد کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں، نیز غیر قانونی بھرتیاں کرنے والے افراد کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سال 2009-10 میں جی

نہیں، سال 2010-11 میں جی ہاں۔

(ب) (i) جی ہاں، اشتہار کی کاپی اور کامیاب امیدواروں کی فہرست ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) جی نہیں، تمام قانونی تقاضے پورے کر کے بھرتیاں کی گئی ہیں۔

مفتی سید جانان: دے نہ مطمئن یم۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

87 - ملک قاسم خان ننگ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک حلقہ پی کے 41 میں محکمہ نے الیکٹریشن آپریٹر، چوکیدار، وال مین اور میٹ کی آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں اور مذکورہ بھرتی کیلئے قومی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ آسامیوں کی سکیم وائز میرٹ لسٹ پر سلیکشن کمیٹی کے دستخط موجود ہیں؛

(ii) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کس کی سفارش پر کی گئی ہے؛

(iii) تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت و سکونت، تعلیمی کوائف اور سکیم کا نام جس پر بھرتی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے نیز کمیٹی کی دستخط شدہ سکیم وائز میرٹ لسٹ بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، مختلف سکیموں کیلئے پمپ آپریٹر، وال مین، چوکیدار اور میٹ کی آسامیوں کیلئے قومی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا، بعض افراد کی تقرری دفتر روزگار کے توسط سے قانون کے مطابق بھی کی گئی ہے۔

(ب) (i) سلیکشن کمیٹی کے دستخط رائج دفتری طریقہ کار کے مطابق اجتماعی لسٹ پر موجود ہیں۔

(ii) مذکورہ آسامیوں پر اہل امیدواروں کی سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے مطابق تقرری کی گئی ہے۔

(iii) تمام بھرتی شدہ افراد کی تفصیل فراہم کی گئی۔

07- جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے محکمہ بلدیات میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر رورل ڈیولپمنٹ کی پوسٹوں کو ختم کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر صوبوں میں بحال ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت DDAC کی بحالی پر مذکورہ پوسٹوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

حکومت سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی کو رولز کے مطابق اگلے گریڈ میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ محکمہ بلدیات نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی کو ان ملازمین کیلئے اپ گریڈ کرنے کی سفارش کی ہے جن کی سروس دس سال سے زیادہ ہے، مذکورہ کیس محکمہ خزانہ میں زیر غور ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب شاہ حسین الائی صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ وجیہ الزمان صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ مرید کاظم شاہ صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ راجہ فیصل زمان صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے؛ جناب سید محمد علی شاہ باچا 9 جنوری 2012 کیلئے؛ پرنس جاوید صاحب 9 جنوری 2012 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تختاریک التواء

Mr. Speaker: Ms. Sanjeeda Yousaf, to please move her adjournment motion No. 303 in the House. Sanjeeda Yousaf Bibi.

ان کامائیک آن کریں، آپ اتنے عرصہ بعد اٹھی ہیں کہ ان سے آپ کا سیٹ نمبر بھی بھول گیا ہے۔
محترمہ سنجیدہ یوسف: آپ بھول گئے ہیں تو ہم نے بھی پھر سب کچھ ان کو چھوڑ دیا ہے۔ آج یعنی بڑے عرصے کے بعد ذرا پھر اپنے آپ کو یاد دلوائیں گے کہ ہم بھی یہاں پر ہیں۔
جناب سپیکر: اچھی بات ہے، اچھی بات ہے۔

(تفہم)

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں دریائے سندھ کے کنارے کثیر رقم خرچ کر کے سرکاری اراضی پر میلہ گراؤنڈ تعمیر کیا گیا جو ڈیرہ اسماعیل خان کی تفریح کیلئے بہترین مقام تھا لیکن گزشتہ کچھ عرصے سے قبضہ مافیانے میلہ گراؤنڈ کی سرکاری اراضی پر محکمہ مال کی سرپرستی میں ناجائز قبضہ کرنا شروع کر دیا اور اسکو اپنے ذاتی استعمال میں لارہے ہیں جس سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے اور سر اٹھانے کی بجائے احتجاج بن گئی ہے۔ میرا صوبائی حکومت سے اور خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب سے مطالبہ ہے کہ اس ناجائز قبضہ کو فوری و آگزار کیا جائے کیونکہ یہاں سکول کے بچوں کے پروگرام ہوتے تھے، عید کے تہوار پہ وہاں میلے لگتے تھے، اور بھی ایسے کوئی نجی پروگرام وہاں پر منعقد کئے جاتے تھے لیکن اب وہاں پر عوامی قبضہ نہیں ہے بلکہ ناجائز قبضہ ہو گیا تو میری آپ سے بھی گزارش ہوگی،

وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی اور صوبائی اسمبلی سے بھی کہ اسکو فوری طور پر ختم کر کے اور عوام کی پراپرٹی انکے حوالے کی جائے تو ہم آپکے بہت مشکور ہونگے۔ بہت شکر یہ۔

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ایسا ہے جی کہ میں اس ہاؤس کو یہ انفارمیشن دوں گا کہ کوئی قبضہ مافیا نہیں ہے بلکہ 2002 میں ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ میں کوئی ساڑھے سترہ ہزار ایکڑ سٹیٹ لینڈ جو ہے، یہ پاکستان آرمی کو الاٹ کی گئی تھی اور Further یہ پھر پاکستان ائیر فورس، نیوی اور آرمی نے آپس میں Divide کی۔ اس میں تقریباً دو ہزار کنال پاکستان نیوی کو ملی، جہاں یہ ذکر کر رہی ہیں تو وہاں اسے شاید جو جگہ فلڈ میں بہ گئی تھی تو پھر Alternatively یہ جو Present site کی جو ابھی انہوں نے بات کی ہے، وہ نیوی کو دی گئی ہے تو As alternative arrangement کیونکہ وہ Inundate ہو گئی ہے، وہ دریا اسکو بہا لے گیا ہے، فلڈ بہا لے گیا، تو لہذا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ State Institutions کو Properly یہ الاٹ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! تاخیر و ٹیل، کچھ تو بول رہے تھے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، کہ زمانہ اور ہی کنہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی۔

وزیر اطلاعات: نو چہ خامخا کہ سرے اختلاف کوی نو پہ دے د ہم او کپری، د عوامو پہ حق ئے چہ کوی نو پہ خصوصی خلقو د ہم او کپری۔

(تھقے)

جناب سپیکر: جی بی بی! وہ تو پاک افواج کو الاٹ کی گئی ہے، کوئی قبضہ مافیا، کیا آپ بات کر رہی تھیں؟
محترمہ سنجیدہ یوسف: الاٹ کی گئی نہیں ہے جی، تو یہ کس کا کام ہے؟ یہ تو عوامی میلہ گراؤنڈ تھا، ان کیلئے Alternate ہونا چاہیئے کہ کوئی اور زمین یا کوئی اور جگہ پھر انکو دی جائے جس پہ وہ اپنے پروگرام کر سکیں، آرمی نے تو قبضہ کیا ہے تو اسکو کسی کی اجازت ہوگی، اتنا قبضہ تو نہیں کرنا چاہیئے، کم از کم اجازت تو ہونا کہ دوسرے لوگ بھی اسکو استعمال کر سکیں۔

جناب سپیکر: وہ تو میاں صاحب نے بہت اچھی بات کہی لیکن چپکے چپکے سے کہی، ابھی تک جو کچھ ہو چکا ہے تو ہو چکا ہے۔ کیلوں کیلئے اگر آپ کی خصوصی، لاء منسٹر صاحب! کوئی بچوں کیلئے کچھ ہو۔ (ہنستے ہوئے)

محترمہ سنجیدہ بوسلف: میاں صاحب جیسے گرجتے اور برستے ہیں تو اس معاملے میں تھوڑا سا گرجیں تو ہمیں بھی فائدہ ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! گورہ تانہ پر بردی جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، یہ تھوڑی عجیب سی بات ہے کہ میرے گرجنے کا انتظار ہو رہا ہے، کوئی اور بھی تو گرجے نا، یہ تو کچھ بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ناصرہ بتول بی بی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ یہ سنجیدہ بی بی نے جو سوال اٹھایا ہے اور یہ جو بات کی ہے تو یہ عوامی پارک تھا، شاید بے نظیر پارک کی بات کر رہی ہیں تو یہ کب آرمی نے اس پر قبضہ کیا؟ یہ عوام کو بتانا ضروری ہے کہ ہماری صوبائی گورنمنٹ نے آرمی کو الاٹ کر دی، آرمی نے خود قبضہ کر لیا۔ Secondly میں یہ کہو گی کہ ڈی آئی خان کے ساتھ ویسے ہی Discrimination ہوتی ہے، یہ تو ڈی آئی خان کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے، اسی لئے پھر تو صوبے کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ سرانیکسی صوبہ بنے گا۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی پر آپ خفا ہو رہے ہیں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: گپ شپ کی صورت حال تو کچھ اور ہوتی ہے لیکن سنجیدہ بات یہی ہے کہ آرمی کو دی گئی ہے اور حکومت نے ریکارڈ پر دی ہے، نیوی کو ریکارڈ پر دی ہے تو اس پر مزید بحث کی اتنی ضرورت نہیں ہے جبکہ حکومت تسلیم کر رہی ہے کہ ہاں ہم نے انکو دی ہے، الاٹ کی ہوئی ہے تو اس پر اگر کسی کو اعتراض ہو تو بات ہو سکتی ہے ورنہ بالکل قانون کے مطابق ہم نے دی ہے اور ہم Commit کرتے ہیں کہ ہم نے دی ہے اور انہوں نے لی ہے، اس میں تو دوسری کوئی قبضے کی بات نہیں ہے اور نہ قبضہ مافیواہاں پر ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Uzma Khan Bibi, not present, it lapses. Honourable Khushdil Khan Sahib, to please move the call attention notice No. 681.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ڊیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

I would like to draw the attention of this august House to a matter of public importance that the inauguration ceremony of newly constructed D type Hospital, Mattani was held on 12/12/2011 in which the honorable Minister was the Chief Guest but till now the medical facilitated block has not properly started work due to non-availability of equipments and staff. It is a matter of public interest and requires immediate attention of the honorable Minister for provision of equipments and staff in order to start the delivery of service to ailing humanity

جناب عالی، ہغہ منسٹر خوشہ شتہ دے ہم نہ خو بہر حال زمونہ مشران

ناست دی، کہ دوئی وائی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب، زہ بہ ورلہ جواب ورکرم۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: لاء منسٹر صاحب وائی چہ زہ بہ جواب ورکرم، جناب عالی، پہ 12/12/2011 باندے مونہہ افتتاح اوکرہ، دوارہ لاہرو او بورڈ موہم اولگولو او پہ ہغے باندے تقریباً کروہا روپی اولگیدے۔ اوس چہ پہ ہغہ بلڈنگ کبنے نہ سامان وی، نہ بیدز وی، نہ نور Equipments وی، ستاف نہ ورخی نو After one or two months بہ بیا ہغہ داسے شی چہ یو ویران شے بہ شی نو دا یو ضروری خبرہ دہ، گورنمنٹ دومرہ پہ بلڈنگ باندے پیسے اولگوی، د ہغے پہ ڊیکوریشن باندے، د ہغے پہ فرنشنگ باندے دومرہ پیسے اولگوی او ہغے کبنے بیا د سامان د وجہ نہ یا د ستاف د وجہ نہ ہغہ شاپر شی، خراب شی، نو دا گورنمنٹ تہ ہم نقصان دے، خزانے تہ ہم نقصان دے او عوامو تہ ہم چہ کوم Facility د پارہ، نو مہربانی د اوکری، منسٹر صاحب چہ ہاؤس تہ خہ دغہ ورکری چہ یرہ خہ بہ کیری؟

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب اپلیز۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، تاسو تہ بنہ پتہ دہ، زمونر مشر، ڊپٹی سپیکر صاحب خود خپلے علاقے ڊیر تکرہ نمائندہ دے او دا تکرہ توب دے چہ د هغوی کوم Relevant دلته هيلته منسٽر صاحب دے، د هغوی پی سی فور لا نه دے Complete شوے، باوجود د هغے جی د هغوی ایس این ای چہ کومہ دہ، هعه ئے د فنانس نه Approved کرے دہ، Forty three کسانو د پارہ چہ کوم دیکنبے میڈیکل سپیشلسٽان دی، سرجیکل سپیشلسٽ، گائنا کالوجسٽ، Forty three پوسٽونہ Already، لکه پی سی فور چہ نه وی منظور شوے جی، دا نه کیری خو چونکہ ماشاء اللہ دوی Active دی نو دا شوی دی۔ بیا چہ پہ کوم وخت کنبے د دے شیپر ڊاکٽرانو چہ کوم دا Arrival report دے، میڈیکل آفیسرز چہ کوم دی، شیپر هغوی راغلی دی او Equipments چہ کوم دی، هغه داسے یو فیصله شوے وه چہ یرہ بعضے، پی اینڊ ڊی ڊیپارٽمنٽ دا وئیلی وو، هيلته نه دی وئیلی، هيلته ترے غوبنتی دی، دا Equipments خو پی اینڊ ڊی ورته وئیلی وو چہ یرہ داسے اوگورئ، بعضے په دے صوبے کنبے داسے هسپتالونه دی چہ هلته دا Equipments داسے بے کاره پراته دی، استعمالییری نه نو هغه خائے نه ئے را اوچت کړئ او Rationalization یو پالیسی وه چہ یرہ که هلته یو خائے کنبے اضافی وی نو دا به مونږه دلته کنبے راوړو نو هغه کنبے هم خامخا میاشت نیمه ټائم لگی چہ هغوی پرے خپل کار کوی، د ټولے صوبے نه ڊیټیلز را اغوارئ خو دا ڊیپارٽمنٽ دوی له، نوزه هغوی له یو تسلی ورکوم چہ اوس انشاء اللہ ڊیر زر تر زره یا چہ سامان نوے راشی او یا چہ کوم Already available سامان دے نو Hopefully within one month دوی ته به دا سامان که خیر وی نورابه شی۔

Mr. Speaker: Honorable Khushdil Khan Advocate, to please move his call attation notice No, جی یہ دوباره وہی آگیا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی یہ 682 ہے۔

جناب سپیکر: یہ خصوصی مہربانیاں ہیں۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: I would like to draw the kind attention of the honorable Minister, for Elementary & Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa Peshawar that on establishment of Government Primary Schools in PK-10, the Finance Department

has granted sanction for creation of various posts in respective school and class-IV as will as teachers vide letter No.BOV/FD/3-6/2011-12/Peshawar, dated 18-10-2011. Likewise the Finance Department has sanctioned the creation of various posts on the eve of the up gradation of the Government Girls Middle School Passani to high status and upgradation of Government Girls High School Badaber to higher secondary level through letters, dated 23-07-2008, 13-10-2009 and 20-3-2011, some posts have been filled in but the posts of junior clerk and lab assistant are still vacant without legal justification. The matter needs discussion so permission may be granted.

سپیکر صاحب، زمونږه ورور سردار حسین بابک صاحب ناست دے، هغه بله ورځ تاسو نه وئ، ما اجلاس Preside کولو نو زمونږه د مفتی سید جانان صاحب یو کونسلچن راغله وو او په هغه کونسلچن کبنے هغوی دا ټول د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه، د ایلیمینټری ډیپارټمنټ نه غوښتنی وو چه یره څومره سکولونه جوړ شوی دی خو هغه With out staff دی؟ په هغه کبنے نه ټیچران شته دے او نه نور څوک شته دے خو هغه کبنے چونکه پی سی فور او هغه یو لویه مسئله وه خو زما په دے کیس کبنے پی سی فور 18/10/2011 باندے راغله دے، زما په لاس کبنے دے۔ Sanction په دیکبنے د درے پرائمری سکولونو د کلاس فور پوسټ هم Sanction شوے دے او ټیچران هم خو تر اوسه پورے په هغه باندے اپوائنټمنټ نه دے شوے او دا زمونږه د آنریبل منسټر صاحب په نوټس کبنے هم ده۔ په دے سلسله کبنے ما دوئ سره میتنگ هم کړے وو، ما ریکویسټ هم کړے وو او دوئ بیا هغه ای ډی او پشاور ته هم ډائریکشنز ورکړی وو چه یره په دے باندے اپوائنټمنټس او کړئ خو تر اوسه پورے هغوی په دیکبنے څه نه دی کړی۔ دغسے تاسو او گورنر دابل دے، دا 10/3/2011 باندے په دیکبنے د فنانس Sanction راغله دے، په دیکبنے ټول ستیاف راغله دے، په دیکبنے د بده بیرے چه کوم سکول دے، لیب اسسټنټ تر اوسه پورے Vacant دے، په هغه کبنے پکار ده چه ایډورټائمنټ اوشی او کوم طریقہ کار دے چه هغه واغستے شی ځکه چه هغه پوسټ ډک کړے شی او کار روان شی۔ دغسے جی، دا بل ما سره Sanction پروت دے، دا 13/10/2009 باندے یعنی دوه کاله اوشو او په هغه کبنے د

جونیر کلرک پوسٹ ہم داسے خالی پروت دے، دوہ کالو کبے ڊیپارٹمنٹ نہ ایڈورٹائزمنٹ کرے دے او نہ ئے اپوائنٹمنٹس کری دی۔ دغسے دا بل 23/07/2008 باندے Sanction دے ما سرہ، پہ دیکبے ہم د جونیر کلرک اپوائنٹمنٹ نہ دے شوے پاسہ نہ، دا زما یو خواست دے او د منسٹر صاحب پہ نوٹس کبے بہ وی چہ دا د Concerned department ای ڊی او تہ اووائی چہ خومرہ Earlier possible وی چہ ایڈورٹائزمنٹ او کری او دا پوسٹونہ ڊک کرے شی نو یو خو بہ سکول روان شی، کہ د تیچرز کمے وی، تیچرز بہ ورلہ شی، کہ جونیر کلرک وی، کہ لیب اسسٹنٹ وی، کہ کلاس فور وی، ہغہ بہ کار ہم شروع شی او پوسٹ بہ ہم ڊک کرے شی، ہسے وخت پرے ضائع کیری۔

جناب سپیکر: آنریبل سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ خوشدل خان صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ، د سکولونو د Sanction کولو او بیا د ہغوی د پوسٹونو، تر کومے پورے چہ دا د کلاس فور او لیب اپنڈنٹ خبرہ دہ، زہ بہ انشاء اللہ د خوشدل خان صاحب نہ نومونہ واخلم، دا خو Employment exchange باندے دلته پہ پیسنور کبے کیری او ہغہ بہ ورلہ فوری طور باندے بھرتی کری او کومہ پورے چہ بیا د لیب اسسٹنٹ او د جونیر کلرک خبرہ دہ نو انشاء اللہ نہ بہ مونرہ ای ڊی او تہ ڊائریکشن ورکرو چہ فوری طور باندے دغہ اشتہار او لگوی او دا جونیر کلرکان او لیب اسسٹنٹس چہ کوم دی چہ ہغہ زر تر زرہ بھرتی کری جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ڊیرہ مہربانی۔

Mr. Speaker: Muhammad Zamin Khan, to please move his call attention notice No. 683. Zamin Khan Sahib.

جناب محمد زمین خان: ڊیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر، میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ دیر کے علاقے میدان پی ایف 96 کے عوام کے دگرگوں حالات، وہ یہ کہ اس کے نہ ہونے کے برابر جو سکولز، ہسپتال، پل یاروڈ وغیرہ اور جو انفراسٹرکچر موجود تھا، وہ گزشتہ تین چار سال کی آفات کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے۔ سکولز، ہسپتال، پل، روڈ کھنڈرات کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ بے پناہ قربانیوں کے باوجود حکومت کی اس علاقے کی دوبارہ تعمیر نو میں عدم دلچسپی کے باعث غریب عوام

احساس محرومی اور احساس کمتری کا شکار ہیں۔ صوبائی حکومت نے اپنے اے ڈی پی میں اس علاقے کو نظر انداز کیا ہے اور وفاقی حکومت کی طرف سے ملاکنڈ ڈویژن کی دوبارہ تعمیر نو کیلئے جوڈیٹھ ارب روپے دیئے گئے تھے، اس میں بھی باوجود ہماری بار بار درخواست کے نظر انداز کیا گیا ہے جو اس علاقے کے غیور عوام کے ساتھ زیادتی ہے، لہذا عوام کا اعتماد بحال کرنے کیلئے حکومت اس علاقے کیلئے ٹھوس اور فی الفور اقدامات کرے۔

جناب سپیکر، ستاسو پہ علم کبنے بہ وی چہ د کلہ نہ دا اسمبلی پہ وجود کبنے راغلے دہ، مونبرہ حلف اغستے دے او پہ ملاکنڈ ڈویژن کبنے عموماً او بیا پہ سوات او زمونبرہ پہ دیر علاقہ کبنے پہ میدان کبنے خصوصاً Militancy شروع شوے دہ او دھغے پہ وجہ باندے یا د سیلابونو پہ وجہ او یا د شدید برف باری پہ وجہ باندے پہ ہغہ خائے کبنے چہ کوم سکولونہ وویا ہسپتالونہ او بی ایچ یوز و، پلونہ وواو کہ روڈونہ وونو ہغہ یا سوزولے شوی دی یا پہ بمانو الوزولی شوی دی۔ د توپونو پہ گولو الوزولی شوی دی او د تینکونو پہ چینونو باندے د روڈونو داسے حال دے چہ تولے کندے کندے دی، سرے چہ ورشی او ہغہ روڈ باندے خئی نو ہغہ پہ خر باندے چہ سرے سوروی نو ہغہ بہ ترے بنہ وی او گاڈی کبنے پہ ہغے باندے تلل نہ کیبری۔ جناب سپیکر، زمونبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خود دیر خراب مثال ورکرو، (تمہے) لبر شائستہ مثال ورکود۔

جناب محمد زمین خان: جی، زہ دا دغہ کومہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاکہ لوگ تھوڑا اس کو نفیس لے سکیں۔

جناب محمد زمین خان: زما دا گزارش دے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): عیسیٰ علیہ السلام پہ خر باندے سورلی کرے وہ، دا خر خو مونبرہ او تاسو ورتہ سپک گورو، دا دیر د حیا او د عزت شے دے۔ بیا زمین خان چہ مثال ورکولو خو خا مخا ورتہ پتہ دہ کنہ۔

(تمہے)

جناب محمد زمین خان: بیا جی زمونبرہ پہ ہغہ علاقہ کبنے پہ اے ڈی پی کبنے تراوسہ پورے پہ دیکبنے یو پل مونبرہ اچولے وواو ہغہ ہم ترینہ لارو مردان تہ۔ کوم

برجونه چه په گولو باندے خراب شوی و و یا په بمونو الوزولی شوی و و، هغه هم
 شه پراته دی، تراوسه پورے مونږه بار بار درخواست او کړو او ما د یونیم ارب
 معلومات او کړو او اوس ماته حقیقت معلوم شو نو دوه اربه روپۍ فیډرل
 گورنمنټ ورکړے وے، که د یو ایس ایډ پیسے راغلی دی او که د فیډرل گورنمنټ
 دی او که د صوبائی حکومت چه کومے پیسے د دغه علاقه د پاره مختص شوے
 وے او دا دوباره د بحالی د پاره ورکړے شوے وے، هغه پیسے هلته نه دی
 لگیدلے۔ د هغه علاقه ټول خلق د احساس محرومی شکار دی، هغوی ته ډیر
 مشکلات دی، ټول انفراسټرکچر خراب دے، د بحالی کارونه د نیشته برابر دی
 نو زما دا گزارش دے چه د موجوده حکومت چه کوم پلونه هلته غورزیدلی دی،
 هغه د فوری طور، ځکه چه فنډونه خو راغلی دی خو هغه سوات ته تلی دی۔
 زمونږه د ډیر که په سیلاب کنبے اوړلی شوی دی او که Militancy کنبے وړان
 شوی دی، هغه روډونه او هغه پلونه تراوسه پورے وړان پراته دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں حکومت کو ذرا موقع دیتے ہیں کہ ان کی طرف سے کچھ سن لیں۔ جی لاء
 منسٹر صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں یہ کہو ټگا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بڑے Gloomy قسم
 کی Picture ماں پر Depict کی گئی ہے۔ اس وقت پنجگوڑہ دریا پر اوڈیگرام کے مقام پر ان کیلئے تقریباً ټچھ
 سو فٹ لمبا آرسی سی پل بن رہا ہے جس کی لاگت 180 Million روپے ہے۔ اس کے علاوہ مواصلات
 سیکٹر میں مختلف جگہوں پر روڈز جاری ہیں، میں ان کے نام بھی کچھ لے لیتا ہوں ان کیلئے، اوڈیگرام لال قلعہ
 روڈ، بلامٹ تا کوٹلے، بیاری روڈ، شاہ کلال بک روڈ وغیرہ وغیرہ۔ جس کی Overall costing اس وقت
 181 Million ہے۔ Ongoing سکیموں پر کام ہو رہا ہے، کسی کانٹریڈر طلب کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح
 ایجوکیشن سیکٹر میں پارسا کے تقریباً 90 Million rupees کے کچھ سکولز Complete ہیں، کچھ
 جاری ہیں، میرے پاس ساری ڈیٹیلز ہیں، اگر یہ پسند کریں تو میں ان کو دے دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو
 Annual Development Programme ہے، جو ہمارا ایجوکیشن سیکٹر ہے، اس میں تقریباً 51
 Million صرف ایجوکیشن کا اے ڈی پی ہے۔ اس میں نئے سکولز کی اپ گریڈیشن ساری آتی ہے۔ اسی
 طرح ہیلتھ سیکٹر میں 60/61 Million کا جو ہاسپٹل ہے، یہ لال قلعہ ہاسپٹل، اس میں 90% کام
 Complete ہو چکا ہے تو ہمیں احساس ہے۔ تو جس طرح یعنی سوات اور ملاکنڈ میں ہم نے کیا، سارا ملاکنڈ

اس میں آتا ہے، ہم نے دیر اور سوات میں کیا، Why should we discriminate? اس قسم کی بات نہیں ہے اور باقی یہ ہے کہ یہ کام انشاء اللہ موجودہ جو اے ڈی پی ہے، اس میں بھی کافی چیزیں آرہی ہیں تو یہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی عطیف الرحمان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا ہے کہ آپ بریک کے بعد، اس کے بعد سیکرٹری صاحبان کو ان کے ساتھ بٹھا لیں۔ زمین خان! آپ ان کے ساتھ چیئرمین میں آجائیں، ادھر سیکرٹری صاحبان سے آپ کے کاموں کی تفصیل سن لیں گے۔

Ji, Ateef-ur-Rehman Sahib. Ateef-ur-Rehman Sahib & Mr. Saquibullah Khan Chamkani, to please move their joint call attention notice No. 684 in the House, one by one. Ateef-ur-Rehman Sahib, first.

جناب عطیف الرحمان: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ متھرا، دارمگلی، سفید سنگ، ریگی، بہٹوار، بابو گڑھی، ایریکیشن کالونی اور ورسک روڈ پر تمام رہائشی سرکاری ملازمین جو کہ سول سیکرٹیریٹ، ہائی کورٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ، ضلع کچھری، پولیس لائن، صوبائی اسمبلی اور ریڈیو پاکستان کے علاوہ دیگر صوبائی اور مرکزی دفاتر میں کام کرتے ہیں، اپنی ڈیوٹیاں ادا کرنے کیلئے ورسک روڈ پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کے ذریعے اپنے دفاتر میں روزانہ آتے جاتے تھے لیکن کچھ عرصہ پہلے ٹریفک حکام کی طرف سے اس پبلک ٹرانسپورٹ پر کابیان سے آگے پشاور کی طرف خیبر روڈ پر آنے کی پابندی عائد کر دی ہے جس کی وجہ سے اس علاقے سے تعلق رکھنے والے ملازمین اور عوام، جو کہ محنت مزدوری کے سلسلے میں پشاور آتے ہیں، کو سخت دشواری اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا گزارش ہے کہ صوبائی حکومت ٹریفک حکام سے رابطہ کر کے ورسک روڈ سے خیبر روڈ پر پبلک ٹرانسپورٹ کو آنے جانے کی سہولت بہم پہنچائے اور بڑی گاڑیوں کو آرمی سٹیڈیم سے شامی روڈ پر Convert کرے تاکہ عوام اور ملازمین کو اس تکلیف سے نجات مل سکے۔

سپیکر صاحب، دا زمونہ۔ د دے ورسک روڈ نہ، پہ دے ورسک روڈ باندھے تقریباً چھ زمونہ۔ خمورہ کلی پراتہ دی، دا بابو گڑھی، کبابیان، ایریکیشن کالونی، متھرا، سفید سنگ، ورسک، مچنی، د دے نہ چہ خمورہ د ترانسپورٹ

والا گاڊی دی، په دیکښی دا عام خلق راځی او دغه کبابیانو بازار سره هغه خلق د گاډو نه کوزوی او دا گاډی بیا د هغه ځای نه واپس کوی او بیا مزدوران یا چه کوم ملازمین دی، هغوی که سول سیکرټریټ ته راځی که دلته کښی راځی نو هغوی تقریباً دوه، دوه نیم، دره کلومیټره دا منزل دے، هغه پیدل کوی۔ یو طرف ته هلته هغه کینال پټرول روډ دے، د کبابیانو بازار سره نزدی تهانړه ده، د تهانړی والا هغه لاره بنده کړی ده، هلته کښی خلقو ته ډیر لوی تکلیف دے، گاډی ئی پرې بند کړی دی، هغه یو روډ دے، د تلو راتلو وخت کښی پرې ډیر لوی تکلیف وی۔ سحر تقریباً که تاسو راشی نو ورسک روډ چه کوم دے په گهنتو گهنتو باندی بلاک وی، هلته کښی مختلف زمونږه تعلیمی اداری دی، ماشومان سحر وختی سکولونو ته ځی، روزانه ماشومان سکولونو ته لیت رسی، نو تاسو مهربانی او کړی، زمونږه دا گزارش دے چه مخکښی به هم دا تریفک راتلو او دا به دے دغه سره تلو، شامی روډ باندی به داسی تیریدو، زمونږه شمع سینما سره دلته کښی ټیکسی سټینډ دے، هغلته کښی به دا ټول گاډی راتلل نو اوس حالات الحمدللّٰه د هغه نه ځدائی پاک بڼه کړی دی۔ زمونږه دا گزارش دے جی، زمونږه د دغی علاقے خلقو ته یو ډیر لوی تکلیف دے نو مهربانی د اوکړی شی، دغه لار د واپس دے خلقو ته کهلاؤ شی او کبابیانو بازار کښی چه تهانړی سره کوم روډ بند شوی دے، هغوی د خپلے سیکورټی د پاره هغه لاره بنده کړی ده نو په هغه باندی هم مسئله حل کیدے شی، مهربانی د اوکړی شی، دغه گاډو ته د اجازت ورکړی شی چه تر دے شمع سینما پورے د دا گاډی راځی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: جی ټاټب اللہ خان صاحب، پلیز۔ دا کال اټینشن خیر دے مه پیش کوی، خبری پرې اوکړی جی۔

جناب ټاټب اللہ خان چکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، نه ئی وایم، اردو هم ډیره گرانه ده جی۔

جناب سپیکر: هم داسی تهیک ده۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نہ وایمہ جی۔ سر، زما ریکویسٹ دا دے چہ مونبرہ کلہ ہم داسے تریفک د پارہ Re routing کوؤ یا یو خائے کنبے پبلک ٹرانسپورٹ بند وویا کھلاؤ وویا د هغے روت سسٹم دغه کوؤ، د دے مقصد یو وی چہ پبلک تہ Facility وی، Public convenience تہ مونبرہ گورو خو پہ دغه حال کنبے چہ کلہ تاسو دا کار بند کړئ او دا زمونبرہ خپل حکومت چہ دے، میگا پراجیکٹس شروع شوی دی، دا نور چہ دی، پہ دے باندمے اوس ہم ډیر زیات زور دے، کلہ چہ مونبرہ داسے Public interest نہ بغیر کارونہ شروع کړو، تریفک کنبے جی نو هغه مونبرہ تہ نورہ مسئلہ جوړوی، زما ریکویسٹ دا دے چہ Revise د شی۔ سحر تاسو تہ ما دوہ درے تصویرونہ بنودلے وو، دے خائے کنبے مونبرہ بنودلے وو جی، موٹر سائیکل باندمے جی، موٹر سائیکل یو هلک چلولو او ورسره بورقہ کنبے زنانہ وه جی، کپڑے پرے لگیدلے وے جی، تاسو تہ ما د هغے تصویرونہ او بنودل او هغه سائید نہ راروان شوی دے چہ کوم Picket دے، هلته زمونبرہ مختلفے ایجنسیانو تہ هغه پیسے ورکوی او عی لگیا دے خود هغه Pickets د وجہ نہ خہ نہ کپڑی، خلقو تہ ډیر زیات تکلیف شی۔ زما ریکویسٹ دا دے چہ دے خائے کنبے فرض کړہ کہ غواړی نو یو کمیٹی د را شی، دا ټول Re routing د داسے اوشی چہ کم از کم دا Objective چہ کوم دی، دا تریفک والا هغه خلقو تہ Convenience وی چہ هغه نہ خرابیږی۔ تاسو یو خائے کنبے پبلک ٹرانسپورٹ بند کړئ او خلق بیا پینخہ پینخہ او شپږ شپږ کلومیتره پیدل عی، دا Convenience خو نہ شو کنه سر، دا خو هغوی تہ مشکل شو خکه مونبرہ ریکویسٹ کوؤ چہ دا د Revise شی، دا پلان د Revise شی۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! یو مزیدار ډاٹریکشن ورکړئ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بالکل جی، داسے ده چہ واقعی مسئلہ ہم شته او د تریفک پہ حوالہ باندمے تقریباً زمونبرہ پہ هر یو سرک باندمے د تریفک لوډ دومره زیات شوی دے چہ هر چا تہ دا مسئلہ معلومه ده۔ مونبرہ چہ اوس پخپله ہم راتلو نو ډیر په مشکله په یوه گهنټه کنبے مونبرہ صرف نشتر حال تہ اورسیدو او چہ بیا دے خائے نہ مو دا لنډ سفر کولو نو په شل منټه کنبے راغلو۔ لازمی خبره ده چہ دوئ کوم تکلیف یاد کړو، دا به د هغے نه سیوا وی او دا د سیکورٹی پوائنٹ آف

ویو سرہ دا اقدام شوے دے۔ دوئی دواړه Movers دی او زمونږ خپله هم خواهش دا دے چه او دا د Re visit شی۔ زه به د تریفک ډی آئی جی رااو غواړمه، دوئی دواړه به راشی او په شریکه باندے به دا خبره او کړو چه په کومه لاره کیدے شی، دا مسئله چه هم حل شی او تریفک به هم روان وی او خلقو ته او ستوږنټانو ته او عوامو ته به مشکلات نه وی۔

جناب سپیکر: دا مخکبنے هم داسے وه، دے آرمی سٹیډیم سره په شامی روډ باندے به تاؤ شو، دا بلاک کول نه دی پکار۔

وزیر اطلاعات: هم داسے به کوؤ جی، چه دوئی راشی، لکه دا به په شریکه او کړو، دوئی چه څنگه وائی احکامات خو هم دا دی چه زه ډی آئی جی رااو غواړمه او هغه سره خبره او کړم۔ د بدقسمتی نه داسے مسئله ده، دا خبره خو ما دوباره کول نه غوښتل، دلته تریفک د پولیس سره دے، ترانسپورټ ډیپارټمنټ ما سره دے، غم او تپوس ئے زمونږه نه کیږی او نیغ په نیغه دا د هغوی سره دے۔ دغه رنگ رجسټریشن، ایکسائز اینډ ټیکسیشن سره دے او د گاډی حساب کتاب د ترانسپورټ سره کیږی۔ دغه رنگ دا ډو اجازت ورکول لوکل باډیز سره دے او تپوس ئے د ترانسپورټ نه کیږی نو که چرته دا دیو امبریله لاندے وی او د دے یو نظام او یو سسټم وی، بیا به داسے مشکل کم وی خو دا په شل ځائے کبنے تقسیم دی او د هر ځائے نه خپله خپله خبره کیږی نو مونږه کوشش کوؤ چه دا ټول د ترانسپورټ ډیپارټمنټ لاندے کړو ځکه لائسنس جوړول هم د پولیس کار دے او زیاتے مسئله چه وی هغه د پولیس والو په وجه وی او د پولیس او د تریفک کار هم زمونږه دے او مونږه هم د دے یو ځائے خلق یو، نو ذمه واری ټوله زمونږه ده۔ فرض کړه د پولیس د طرف نه هم که څه کوتاهی وی نو زما ذمه واری ده، که زما هم ده، ځکه چه حکومت زمونږه دے نو د ټولو مسئلو ذمه واری زمونږه خپله ده او بالکل چه څنگه تاسو وایئ او څنگه چه دوئی وائی نو هم هغه رنگ به ئے حل کوؤ چه تریفک روان شی، لارے کهلاؤ شی۔ ډی آئی جی تریفک به رااو غواړم او په مشوره باندے به دا ټول کار او کړو۔

جناب سپیکر: سبا ئے او کړئ جی، دلته به دوئی هم راشی او تاسو به هم راشی۔

وزیر اطلاعات: زہ بہ جی دوئی سرہ رابطہ او کریم، ہغوی سرہ نوچہ کوم تائم فارغ وی، زہ بہ ئے سبا را او غوارم جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، ما ہم بیا خبر کرئی، زہ چہ ہم درسہ ناست یم جی۔

مسودہ قانون

قرآن مجید کی طباعت (طبعی و تحریری اغلاط کا خراج)، مجریہ 2012 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Hajj, Auqaf, Religious & Minority affairs, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Publication of the Holy Quran (Elimination of printing & recording errors) Bill, 2012. Honourable Minister Sahib, please.

جناب نمر و زخان (وزیر اوقاف و حج): شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

I introduce the Khyber Pakhtunkhwa Publication of the Holy Quran (Elimination of printing & recording errors) Bill, 2012 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

دا قرآن شریف کبنے چہ کوم Errors دی، مفتی صاحبان ہم خان سرہ دواہہ کبنینوی جی، وایم مفتی صاحبان دواہہ خان سرہ کبنینوی، دا دوئی چہ کوم شے پیش کرو، دیکبنے چہ تاسو ٲول ناست یئ۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ اسٹیبلشمنٹ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Noor Sahar Bibi, Chairperson Standing Committee No. 25 on Establishment, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House, under sub-rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure.

Mrs. Noor Sahar: Thank you, Speaker Sir. I beg to move under sub rule (1) of the rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa. Procedure & Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 25 on Establishment Department may be extended till date & I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before is that the extension in period may be granted to the honourable Member / Chairperson of Standing Committee No. 25 on Establishment to present the report of the

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اسٹیبلشمنٹ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now, Noor Sahar Bibi, Chairperson Standing Committee No. 25 on Establishment, to please present before the House the report of the Committee.

Ms. Noor Sahar: I beg to present the report of the Standing Committee No. 25 on Establishment Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ، عشر کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Zubaida Ihsan Bibi, member Standing Committee No. 24 on Zakat Usher, Social welfare, Special Education and Women development, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House, under sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure. Ji, Bibi.

Mst. Zubaida Ihsan: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairperson of Standing Committee No. 24, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 24 on Zakat, Usher, Social Welfare, Special Education and Women development department may be extend till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member of the Standing Committee No. 24 on Zakat Usher, Social Welfare, Special Education and Women development to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ، عشر کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Zubaida Ihsan Bibi, member Standing Committee No. 24 of Zakat, Usher, Social Welfare, Special Education and Women

development, to please present before the House the report of the Committee.

Mst. Zubaida Ihsan: On behalf of the Chairperson of Standing Committee No. 24, I beg to present the report of the Standing Committee No. 24 on Zakat Usher, Social Welfare, Special Education and Women development department in the House. Thank you.

Mr. Speaker: It stands presented.

خصوصی کمیٹی برائے پیسکو

Mr. Speaker: Honourable Khushdil Khan Sahib, Chairman Special Committee on PESCO, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure.

Mr. Khushdil Khan (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988 that the time for presentation of report of Special Committee on PESCO may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Deputy Speaker-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهربانى۔ جناب سپیکر صاحب، دا رپورٹ د خصوصى کمیٹی رپورٹ وو او دا سر ما Raise کرے وو، دا ما په اسمبلی کنبے Raise کرے وو او تاسو بیا سپیشل کمیٹی په هغه باندے جوړه کرے وه۔ Contents د دے رپورٹ دغه وو چه TORS د دے جوړ شوی وو چه کډنی سنتر نه پیسے چه کومے غواړی پیسکو لگیا ده، هغه ډیر زیاتے دی او هغه کنبے زما خپل دا انفارمیشن وو، Contention دا وو چه دا ځکه غواړی لگیاده چه دا واپدے والا بل څوک خوبنوی د هغوی Through دا Wiring ئے ورله غلط کرے دے او د هغه وجه نه دا مونږه ته زیات بل راغله دے او زمونږه حکومت زیات بل ورکوی۔ سر، هاؤس مهربانی او کره او تاسو مهربانی او کره، هغه لارو سپیشل

کمیٹی پرے جو رہ شوہ۔ سر، پہ دے سپیشل کمیٹی کنبے درے خل میتنگز پہ هغه باندے اوشو، پہ هغه کنبے یو خل هم زه میتنگ کنبے نه یم جی، سوائے د ورومبی نه چه TOR کنبے مونبره ملگرتیا کرے ده، باقی یو میتنگ ته هم زه نه یم راغله۔ سر، کال اوشو ما اسمبلی سیکرٹیریت ته اووئیل چه هغه وخت پی اے سی وه جی، یو خل دوہ زه وومه نه جی، یو ورخ دوہ پہ دغه کنبے به وو، ما ریکویسٹ دا کرے وو چه دا زما فنڈ دے نو تاسو مهربانی او کرئی، دا Postpone کرئی او داسے ورخ باندے ئے کیردئی چه زمونبره پی اے سی یا بل خه دغه نه وی۔ زما ریکویسٹ سر، Honour شوے نه دے، It has never been honoured۔ دیکنبے جناب سپیکر صاحب، زمونبره د کوئسچن نه پس تاسو او گورئی پہ دے رپورٹ کنبے واپدے تقریباً 31 لاکھ روپئی چه بهئی دا مونبره واپس کوؤ او د دے ڊیٹیلز خو ماتہ پته نشته چه په رپورٹ کنبے او په کمیٹی کنبے خه خبره شوے وه خو په دغه کنبے دا خبره ضرور شوے وه چه مونبره Assessment غلط کرے دے جی، او چه زه اسمبلی ته راغله وومه نو دے بنیاد سره راغله ووم او چه کوم Calculations ما کرے وو، دیکنبے جی 50/60 لاکھ روپئی دغه وو۔ دویمه دیکنبے ما سره په ثبوت هم دا یوه خبره وه، هغه ثبوت دا وو چه سیکنډ ڊیمانډ هم راغله وو چه تاسو مونبره ته ڊیمانډ او کرئی چه کله په دے باندے آر ایم آئی یو دغه اولگولو جی، آر ایم آئی چه دے یو Objection او کرو چه تاسو به زمونبره په دے Route باندے نه راولئی خو سر، هغه زما پوائنٹ آف ویو په دیکنبے دغه نه شوہ جی۔ زما ریکویسٹ دا دے چه As a courtesy یو شے ما راوستے دے، تاسو ٹیلیفون او کرو او بیا ما د هغه نه پس اسمبلی سیکریریت ته Both in writing and Verbally وو او Writing دواړه وئیلی دی چه مهربانی او کرئی، دا Postpone کرئی او د دے نه پس ئے دغه کرئی۔ سر، زما به ریکویسٹ دا وی چه کم از کم ماتہ Access ملاؤ شی، Minutes ته چه یره دیکنبے خه شوی دی، د هغه نه پس دا رپورٹ Present شی نو بنه به وی خکه چه که دیکنبے فرض کره زما په بعضے خبرو باندے، دا خو جی، یو Summarize غونډے رپورٹ دے او یا دے دا بیا Recommit شی، Recommit د شی چه په دیکنبے ماتہ هم یو، دا مسئلہ ما راغستے ده جی، د دے دوجه نه چه د کله نه ما دا مسئلہ

اوچتہ کرہ، 31 لاکھ روپیہ حکومت تہ واپس شوی دی او کیدے شی چہ ددے نہ ہم زیاتے شی نو As a courtesy خو سر، تاسو د سیکریریٹ نہ تپوس او کړی چہ کلہ ہم ماتہ ٹیلیفون او شو نو پی اے سی میتنگز وو سر، درے خلور میتنگز پہ دیکبے شوی دی نو کہ لږ غوندے دومره وہ چہ ما سرہ شیئر شوے وے نو لږ بنہ به وہ جی۔

جناب سپیکر: آرنیبل خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زہ د ثاقب اللہ خان شکر بہ ادا کوم خود دہ پوائنٹ آف آرڈر نہ جوړیری او دا دہ چہ دہ کوم Objection او کړو، دا Total irrelevant دے، For two reasons، نمبر ایک خود دہ چہ He was mover او هر کلہ چہ یو Matter کمیٹی تہ حوالہ شی نو د هغه Cognizance کمیٹی واغستو یا یو Matter House تہ راغلو نو بیا د هغه سرہ د ممبر خہ کار نشته دے، صرف ممبر له به یو موقع ورکوی۔ آیا تا چہ دا کوم کوئسچن راوستے دے، ددے پہ سپورٹ کبے تہ خہ وائی؟ اوس درے خله مونږہ میتنگ او کړو، تین دفعہ ہم نے میٹنگ کرلی هے اور تین دفعہ یہ نہیں آیا هے، For one reason or the other reason، دے نہ دے راغلی۔ اوس تاسو پہ دے اندازہ اولگوئی چہ دے At the eleventh hour فوری طور کمیٹی تہ یا چیئرمین تہ ٹیلیفون او کړی چہ یرہ زہ نن بهریم یا نن زما بل خائے کبے میتنگ دے، بل Engagement دے، هغه کبے مونږہ ټولو افسرانو تہ لیتھے اولیکو، سیکریریٹ والا راشی، سیکریریٹیاں راشی، پیسکو والا ټول، آیا دا کوم Justification دے، کوم اخلاق دی؟ زہ صرف دیو ممبر پہ وجه باندے هغه میتنگ Postpone کرم چہ یرہ تاسو مه راخی۔ هغوی Mentally prepare وی یا شوک راغلی وی نو دا خہ طریقہ نہ دہ خکہ چہ ایچندا مونږہ د میتنگ ایشو کوؤ، د میتنگ مونږہ ممبر له دعوت ورکوؤ نو هغه پوره درے خلور ورخے مخکبے فرض کرہ کہ دہ Engagement په یو ټائم باندے وے نو پکار دہ چہ هغه Written سیکریریٹ تہ اولیکی او هغه کبے خپل هغه Cognizance ورکړی۔ دا نہ چہ دے سحر ماتہ ٹیلیفون او کړی یا سیکریریٹ صاحب تہ چہ یرہ نن فلانکی خائے کبے زما Engagement دے، دا خہ دغه نہ دی یعنی دا دغه خبرہ نہ دہ چہ یرہ ممبر د At the eleven hour چیئرمین تہ ٹیلیفون او کړی یا سیکریریٹ

تہ چہ بھئی زہ نن نشم راتلے او تہ میتنگ Postpone کرہ۔ نمبر ایک خودا دہ چہ
 Already نزد ممبران پہ ہغے کبنے وی، باقی دا چہ بالکل کمیٹی Thrash
 out کری دی، د کمیٹی ممبرانو مکمل فیصلہ کرے دہ، Representation مونرہ
 او کرو، دے پکبنے مطلب دا دے Adopt شوے خولا نہ دہ، د Adopt کولو خپل
 ستیج بہ راشی، دے د پہ خپل خائے Minutes ہم اوگوری، پہ ہغے کبنے د
 Objection ہم فائل کری خواوس This is not a proper time to raise this
 objection۔ بل دا دہ چہ دا ہم ڈیرہ دغہ خبرہ دہ، تھیک دہ Mover دے خو چہ
 کلہ مونرہ Cognizance واغستو او کمیٹی تہ راغلو نو مونرہ تول اسرار اللہ خان
 گنہاپور خان وو، ما سرہ نور ممبرانو وو، دا مونرہ ڈیر Thrash out کرہ۔ صرف
 یو خل ورومبنی میتنگ لہ راغلی دے او نور خلور پینخہ خل میتنگ لہ نہ دے
 راغلی نو دا ہم مطلب دا دے خہ خبرہ نہ دہ چہ یو آنریبل ممبر دے، تھیک دہ
 زمونرہ ورور دے، زمونرہ کشر دے، مونرہ دہ خاطر بہ کوؤ خودہ لہ ہم پکار
 دہ چہ دے کم از کم One day before خو ماتہ اووائی کنہ یا سیکرٹریٹ تہ
 اووائی چہ بھئی تاسو میتنگ Postpone کری۔ اوس چہ پیسکو والا چیئرمین ہم
 راروان دے، ایف آئی اے والا ہم راروان دی او نور تول بہ ہم راشی او بیا زہ
 ورتہ وایم چہ یرہ تاسو مہ راعی نو دا بہ ہغوی زمونرہ بارہ کبنے خہ Thinking
 کوی؟ ہغوی تول نور Engagements پریردی، د ہغوی میتنگونہ پریردی او
 زمونرہ خصوصی میتنگ د پارہ راشی او زہ ورتہ وایم چہ بھئی آج ہمارا ایک ممبر
 صاحب نہیں ہے یا بیمار ہے یا کسی اور جگہ پر گیا ہے اور آپ نہ آئیں، نو بیا بہ زمونرہ Impression
 ہغوی باندے خہ پریوخی؟ لہذا زما تاسو تہ، چیئر تہ دا خواست دے کہ دہ پہ
 دے باندے خہ Objection وی، دے د خپل Objection فائل کری، زمونرہ د دے
 میتنگ منتس د اوگوری، د دے خائے رپورٹس چہ کلہ مونرہ ڈسکس کوؤ یا
 Adopt کوؤ بیا د پیش کری۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکتی: جناب سپیکر صاحب، تاسو اسمبلی سیکرٹریٹ نہ تپوس
 اوکری جی، ماتہ چہ کلہ د دے معلومات شوی دی نو زہ کوشش کوم جی، زہ
 ہغہ ممبرانو کبنے نہ یم چہ چا خپل Legislation matters سیریس نہ دی اغستی

خو زه چه ايٻٻ آباد ڪنٻي ناست يم، پي اے سي ڪنٻي يا زه بل چرته، ما چه د مخڪنٻي نه ڪري وي نو دا بيا Possible نه وي۔ ورومبے په ديڪنٻي Defect دا اوگورئ چه دا ما Move ڪرے دے، ما سره به د دے ثبوتونه وي، تاسو خو Thrash out ڪرہ، ما ثبوت هم راغوبنتے دے۔ دويم سر تاسو اسمبلي سيڪرٽريٽ نه تپوس او ڪرئ چه په ڪومه ورځ دوئ ماتھ ٽيليفون ڪرے دے، ليٽرز نه، ڪومه ورځ ماتھ ٽيليفون شوے دے نو هم په هغه وخت او يا گھنٽه پس ما هغوي Alert ڪري وي چه دے ٽائم ڪنٻي زما بل Engagement دے، هغه خبره نه ڪوم، Last اجلاس چه ڪوم وو جي، دوه ورڃے مخڪنٻي ما In writing ورڪري دي، د سيڪرٽري صاحب په دغه باندي مے ورڪري دي، تاسو تپوس او ڪرئ جي۔ Sir, I object to this. I take my legislative matters very seriously, extremely seriously بلڪه زه به دا تپوس ڪوم چه دا ولي؟ پڪار دا ده چه يو ڄل دوه او شو نو ماتھ خو، زما هم مشر دے، ما نه به ئے تپوس ڪرے وو چه يره ته ماتھ In writing را ڪرہ نو ما به In writing ورڪرے وو۔ اوس زه Mover يم سر، ما نه خو تاسو تپوس او ڪرئ۔۔۔۔

جناب سڀڪر: شڪريه۔ ميان افتحار صاحب! تاسو ڇه وايئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چڱڪنئ: او دا تپوس او ڪرئ د سيڪرٽريٽ نه جي، زه هر قسم جرمانے له، چه دوئ ٽيليفون ڪرے دے نو هغه وخت ما ورته وئيلي دي يا گھنٽه پس، يوه گھنٽه پس مے ورته وئيلي دي چه This is, how it is او In writing چه چرته زه ووم نو ما In writing ورڪري دي۔

مياں افتحار حسين (وزير اطلاعات): تههڪ شوہ، تههڪ شوہ۔ اصل ڪنٻي جي د بدقسمتئ نه دا دواړه وڪيلان دي، د وڪيلانو خو پوائنٽونه ايزده وي او مونږه خو ساده گان يو نو زمونږه ڊير چل نه دے ايزده او دا دواړه خبرے د مطلب ڪوي خو ڪه خوږے خبرے ئے ڪولے نو مونږه به پرے پوهه شوي وو، لږے ڊيرے تيزے تيزے خبرے ڪوي۔ داسے ده چه د دوئ تر مينځه داسے اختلاف نشته، صرف پڪنٻي ئے خپله رائے شامله نه ده۔ خوشدل زمونږه مشر دے، زمونږه ورور دے، هغه ته به خواست ڪوؤ چه په دے زور نه ورڪوي او داسے يو ميٽنگ د او ڪري چه هغه هم پڪنٻي شامل وي، نور خو ٽول ميٽنگونه شوي دي۔ د هغه رائے به هم پڪنٻي

شاملہ شی اور ابہ شی او بیا بہ پہ اتفاق باندے پاس شی نو دا بہ لڑ مناسب خبرہ
وی۔ زہ بہ دوی تہ خواست او کرم چہ دا زمونبرہ او منی۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھیک دہ جی، بالکل۔

Mr. Speaker: Thank you, it is kept pending.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, ji.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, Chairman Standing Committee No. 12 on Health, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House, under sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure.

جناب جعفر شاہ: شکر یہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! Thank you very much! خود دا دہ چہ لڑ یر داسے
ویبن ممبران بنہ وی او دا ہسے چہ پرے Yes, Yes کوی نو د ہغے نہ دا بنہ خبرہ
دہ۔

وزیر اطلاعات: دا د ضرورت نہ زیات ویبن دی، دوی د ضرورت نہ لڑ زیات ویبن
دی کنہ نو ما وئیل چہ گزارہ بنہ شے دے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ جی، آنریبل جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jaffar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 12 on Health department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Chairman Standing Committee No. 12 on Health to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye'. and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, Chairman Standing Committee No. 12 on Health, to please present before the House the report of the Committee.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab. I beg to present the Report of the Standing Committee No. 12 on Health department in the House with further request Sir through the House that it may kindly be adopted because we will be having-----

Mr. Speaker: Not adopted.

Mr. Jafar Shah: Same can not be.....

Mr. Speaker: Not adopted, only presentation.

Mr. Jaffar Shah: Can it not be adopted simultaneously?

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب جعفر شاہ: Simultaneously adopt بھی ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، اگر گورنمنٹ Agree کرتی ہے تو پھر جی، یہ آئریبل منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔

Mr. Jafar Shah: It is long time pending Sir.

جناب سپیکر: آپ گورنمنٹ کی طرف سے رپورٹ، آئریبل-----

جناب جعفر شاہ: لاء منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب شتہ نہ نو خنگہ او خوک بہ ئے Favour کوی؟

(مداخلت) د هغوی د خبرو نه چه اوزگار شی کنه، باتوں سے توفارغ ہو جائیں، جی ایوب

خان اشاڑی صاحب، چلیں آپ بولیں۔

جناب جعفر شاہ: ایوب خان-----

جناب سپیکر: زہ ایوب خانہ! تہ پکبنے نن-----

جناب جعفر شاہ: میاں صاحب راغلو جی۔

Mian Sahib, we are requesting, I am presenting the report of the Standing Committee with the additional request the House may please adopt it. او د خکھ چه دا د ډیر وخت نه پینډنگ پروت دے جی، او د

Health related matter دے۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر شتہ نہ او تاسو ئے-----

Mr. Jaffar Shah: Standing Committee report on Health-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: او جی، مونبرہ ئے Adopt کوؤ۔

Mr. Jafar Shah: Presented and adopted. Thank you.

وزیر اطلاعات: صحیح دہ کنہ۔

(تمتہ)

جناب جعفر شاہ: بس اوس بہ کبینم۔

جناب سپیکر: خبر ہم ترے نہ یئ چہ شہ Adopt کوئی؟

وزیر اطلاعات: نو دا رپورت جی، د ہیلتھ والا وزیر نشته دے او زمونبرہ پہ جعفر شاہ ڊیر اعتبار دے جی، دا خو خپل سرے دے، خیر دے کہ شہ نور شہ ئے ہم پکبنے کری وی نو خیر دے۔

(تمتہ)

سینیئر وزیر (بلدیات): قائمہ کمیٹی نمبر 12 برائے صحت، دا مونبرہ Adopt کوؤ۔

Mr. Speaker: Now the motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business fixed for the day shall stand prorogued on Monday, 9th January, 2012 till such date as may herein after be fixed.

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)